اجرا بموقع عرس غریب نواز سنہ ۱۴۴۰ھ

مجمع البحار فی تراجم النجباء والابرار

تحریک و ترغیب

حامی سنت ماحی کفر و شرک و بدعت زینت آرائے مسند چشتیت شہزادہ سرکار غریب نواز خلیفہ حضور مشاہد ملت

حضرت علامہ مولینا الحاج الشاہ سید فرید الحسن صاحب قبلہ چشتی

دام ظلہ الاقدس آستانہ عالیہ اجمیر معلی

مؤلفہ

نبیرہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ اہلسنت حضرت مولینا مفتی محمد فاران رضا خان صاحب قبلہ حشمتی

ناشر

مکتبہ حشمتیہ

درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یوپی)

و

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یوپی)

یہ مبارک رسالہ نافع قبالہ

تحریرات شیر بیشہ سنت و محبوب ملت کا ایمان افروز باطل سوز مجموعہ

ایمان و عقیدے کو سنوارنے والا اللہ تبارک و تعالیٰ کے دوستوں سے الفت و محبت

اور اس کے دشمنوں سے نفرت و عداوت قرآن و حدیث و آثار سے بیان کرنے والا،

غلامان مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی پہچان اور وہابیوں دیوبندیوں جملہ فرقہائے باطلہ کا

باطل نشان بتانے والا

مُسمّٰی بنام

مجمع البحار فی جنات یوم القرار

تحریک و ترغیب

حامی سنت ماحی کفر و شرک و بدعت زینت آرائے مسندِ چشتیت شہزادہ سرکار غریب نواز خلیفہ حضور مشاہد ملت

حضرت علامہ مولٰینا الحاج الشاہ سید فرید الحسن صاحب قبلہ چشتی دام ظلہ الاقدس آستانہ عالیہ اجمیر معلّٰی

مؤلفہ

نبیرہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولینا مفتی محمد فاران رضا خان صاحب قبلہ حشمتی

ناشر

مکتبہ حشمتیہ

درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یوپی)

و

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یوپی)

نام کتاب ________ مَجْمَعُ الْبِحَار فِي نِجَاتِ يَوْمِ الْقَرَار

تحریک و ترغیب ______ حامی سنت ماحی کفر و شرک و بدعت زینت آرائے مسند چشتیت شہزادہ سرکار غریب نواز خلیفہ حضور مشاہد ملت حضرت علامہ مولینا الحاج الشاہ سید فرید الحسن صاحب قبلہ چشتی دام ظلہ الاقدس آستانہ عالیہ اجمیر معلی

مؤلف ______ نبیرہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا مفتی محمد فاران رضا خان صاحب قبلہ حشمتی

تزئین و کتابت ______ محمد نجم الرضا حشمتی نجم گرافکس حشمت نگر پیلی بھیت

باراول ______ بموقع عرس غریب نواز سنہ ۱۴۴۰ھ

نوٹ

کتابت و ترتیب میں حتی الامکان تصحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں!

ملنے کے پتے

چشتی حشمتی مرکز درگاہ معلی اجمیر مقدس

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پر اما ہم ضلع گونڈہ

جامعۂ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا حشمت نگر پیلی بھیت شریف

جامعۂ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا کرنیل گنج کانپور

الجامعۃ الہادیہ حشمتیہ، بھیونڈی، ممبئی

الحاج احمد عمر ڈوسا فاؤنڈیشن، حشمتی جامع مسجد منیش مارکیٹ ممبئی

9368173692,9760468846,

اِنتِساب

خواجۂ خواجگاں، شہنشاہ ہندوستاں، چارہ ساز دردمنداں، مونس بیکساں، عطائے رسول، معین الحق والدین حضور سید ناسرکار خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری ثم اجمیری

سیّدنا سرکار خواجہ غریب نواز

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی تا بُود خورشید و ماھی
چراغ چشتیاں را روشنائی

عرض مؤلف

سوانح اطیب العلماء کی جمع وترتیب سے فارغ ہوکر تصحیح کے مراحل زیرمصروفیات تھے۔ کہ حضرت والا تبار شہزادۂ حضور غریب نواز قدوۃ المتصلبین زبدۃ العارفین حضرت علامہ سید فرید الحسن صاحب چشتی دام ظلہٗ الاقدس کا بذریعۂ فون حکم موصول ہوا کہ ایمانیات، اعدائے دین سے احتراز واجتناب پر ایک ایسا رسالہ ترتیب ہوجائے جو ان ابواب پر مشتمل ہو۔

(۱) آیاتِ قرآنیہ (۲) احادیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ التحیۃ والثنا (۳) اقوال علماء وفقہاء۔

اجمیر معلیٰ کے موجودہ حالات اور نام نہاد جمعیۃ العلماء جیسے عناصر کی بڑھتی سرگرمیوں کے پیش نظر اشد ضرورت ہے۔ فقیر نے حکم کو مطلق عن الوقت پر محمول کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بہت عمدہ رائے ہے۔ ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ فرصت ملتے ضرور عمل کیا جائے گا۔ فرمایا نہیں! یہ رسالہ اسی سال عرس غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے موقعے پر منظر عام پر لانا ہے۔ اس وقت سے عرس حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ میں ایک ماہ اور کچھ دن باقی تھے۔ ظاہر ہے کہ تنگیٔ وقت کی وجہ سے تعمیل حکم ایک مشکل امر تھا۔ مگر بقول حضرت شیرازی علیہ الرحمہ ؎

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود
مرد باید کہ ہراساں نہ شود

سوانح کو وہیں موقوف کیا۔ اور اس کی جمع وترتیب میں مصروف ہوگئے۔ الحمدللہ رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس رسالہ میں جدامجد مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین غیظ المنافقین والمرتدین والوہابیین والنجدیین حضور شیر بیشہ سُنت اور غازیٔ اہل سنت محبوب العلماء والمشائخ حضرت محبوب ملت قدس اللہ سرہما کی تحریرات وتصنیفات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ بلکہ اگر اس رسالے کو ''اربعین شدت'' کی تلخیص کہا جاوے تو بجا ہوگا۔ اس کی جمع وترتیب میں محنت ومشقت کرنے کا صرف اور صرف مقصد یہ ہے ؎

اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ
جب میں جانو کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

تمہارے اعمال نے تمہیں ہی، بہت ستایا تو کیا کرو گے

از نتیجۂ فکر: نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا مفتی محمد فاران رضا خان صاحب قبلہ حشمتی

تمہارے اعمال نے تمہیں ہی، بہت ستایا تو کیا کرو گے
دلی تصلب تمہیں ابھی بھی، نہ راس آیا تو کیا کرو گے

ابھی تو زندگی ہے جی لو، شراب نفرت کو خوب پی لو
جو موت نے آ کے پچھلے گھر کا، حساب مانگا تو کیا کرو گے

نبی کا رب سے کیا تقابل، پھنسا یوں شرک جلی میں جاہل
حمایت اُس کی کری ہے تم نے، لحد میں پوچھا تو کیا کرو گے

مری کتب سے تو سب تھا واضح، ہٹا کیوں اس سے بتا تو ناصح
رضا نے بھی حشر میں جھڑک کر، اسی کو پوچھا تو کیا کرو گے

صحابہ کو کہہ رہا ہے خاطی، پھر اس کو تم نے پناہ کیوں دی
نبی کے اصحاب و آل نے بھی، جو ساتھ چھوڑا تو کیا کرو گے

قبول حق میں انا گر آئے، لو ہم ہی ہارے تمہیں تو جیتے
خدا نہ کردہ حسد کے اندر، یہ دین کھویا تو کیا کرو گے

تم اپنی منزل کی راہ لے لو، نہ اتنا ڈھونڈو کہ خود ہی بھٹکو
صبح کا بھولا جو شام کو بھی، اگر نہ لوٹا تو کیا کرو گے

ہماری غربت پہ کیوں ہو ہنستے، یہ فقرے تم جو ہو خوب کستے
تمہارے فقروں نے طوق بن کر، تمہیں پھنسایا تو کیا کرو گے

ہے علم و شہرت کا تم کو دعوئی، اسی پہ بٹہ لگے تو شکوہ
حساب عشق عاشقوں نے، تمہیں کو سونپا تو کیا کرو گے

پتا ہے مجھ کو سکون ساحل، مگر ہوں پھر بھی بھنور میں حائل
میں ڈوبتا ہوں تو ہنس رہے ہو، میں تیر آیا تو کیا کرو گے

ابھی تو ڈرتے ہو کشتیوں سے، ہو خوب مانوس ساحلوں سے
او خوف غرق رکھنے والو! جو ایلا آیا تو کیا کرو گے

نہیں ہے پچھّم سے شمس نکلا، بتا دو فـاراں ہے وقتِ توبہ
نعوذ باللہ حجاب اُٹھتے، خیال آیا تو کیا کرو گے

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الله ربّ محمّدٍ صلیٰ علیه وسلّما

نحن عباد محمّدٍ صلیٰ علیه وسلّما

الّلهمّ یا حیّ یاقیّوم یا فرد یا حکم یا عدل یا قدّوس یا ودود یا ھا دی لک الحمد صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّد نا ومولانا و مالکنا وحافظنا وناصرنا وشافعنا محمّدنبّیک المجتبیٰ ورسولک المرتضیٰ وحبیبک المصطفیٰ وآلهٖ ذوی الصّدق والصفا ،وصحبه اولی الحبّ والوفا وخلفائه ساداتنا ابی بکرن الصدّیق الاکبر وعمرالفاروق الاعظم و عثمٰن الغنی ذی النورین واسدالله علیّ نِ المرتضیٰ و ولده الامام حسنِ المجتبیٰ وسبطه الامام حسین نِ الدّافع الکرب والبلاء وفلذة کبده البتول الزّھراء سیّد ۃ النّساء وقرّة عین سیّد الانبیاء ،وابنه سیّدنا عبد القادر غوث الوریٰ، وسراج امّته سیّد نا ابی حنیفة امام ائمّة الھدیٰ ، وامام اھل سنّته والمجدّد الاعظم لدینه وملّته مرشدنا احمدرضا وعلینا وعلیٰ جمیع اھل سنّته وجماعته دائما ابدًا،اٰمین بھم و لھم وفیھم ومعھم یا ربّنا ربّنا ربّنا اٰمین برحمتک یاارحم الرّاحمین یا اکرم الاکرمین ،،

اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے ”الآانّ اولیا ء الله لاخوف علیھم ولاھم یحزنون، الذین اٰمنوا و کانوا یتقون۔

یعنی آگاہ ہوجاؤ بیشک جولوگ اللہ کے اولیاء اوراس کے دوست ہیں ان پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ و پرہیز گاری کرتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلامان خاص ومقربان بااختصاص حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مدح وثنا فرماتا ہے اور ایمان والوں کو ان کے مراتب عالیہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔چوں کہ حضرات اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ظاہر میں انسان ہی ہوتے ہیں مگر باطن میں وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان کے قلوب

مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جلوؤں سے معمور ہوتے ہیں۔ تو ایسا نہ ہو کہ لوگ اولیائے الٰہی کی ظاہری شکل وصورت دیکھ کران کو اپنی طرح کھاتا پیتا دیکھ، کران کو اپنا ہی سا انسان سمجھ کران کی طرف سے بے پرواہ ہوکران کے فیض وبرکات سے محروم ہوجائیں۔ اس واسطے رب عزّ وجل لفظ ’’ اَلَا ‘‘ فرما کر مسلمانوں کو متنبہ فرماتا ہے کہ غفلت سے دور ہوکر ہوشیار ہوکر اولیائے کرام کی شانیں سنو اور ان کے فیوض وبرکات حاصل کرو۔

کلام عرب میں لفظ’’ اِنَّ ‘‘ کے ساتھ موکّد جملہ منکر کے خطاب میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قرآن عظیم جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے نازل ہوا اُن میں سے تو کوئی ایسا متصور نہیں ہوسکتا جو اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مراتب جلیلہ سے منکر ہو۔ رہ گئے کفار ومشرکین تو جب وہ شان رسالت ہی کے منکر تھے تو ان سے یہ کہنے کے کیا معنیٰ کہ شان ولایت کو مانو۔ پھر آخر یہ لفظ’’ اِنَّ ‘‘ کے ساتھ موکّد جملہ کن لوگوں کو خطاب کر کے فرمایا جارہا ہے؟

تو اصل بات یہ ہے کہ قرآن پاک ابدُ الآباد، تک کے لئے نازل ہوا ہے کسی ایک زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے علم قدیم سے جانتا تھا کہ آئندہ زمانے میں ایسے بدنصیب لوگ بھی پیدا ہونگے جو شان رسالت انبیاء پر ایمان رکھنے کے مدعی ہوں گے مگر شان ولایت اولیا کے منکر ہوں گے۔ تو اس آیت کریمہ میں درحقیقت اُنھیں منکرین اولیاء مسلمان کہلانے والوں کو مخاطب کر کے لفظ ’’اِنَّ ‘‘ کے ساتھ موکد جملہ ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ اے ولایت اولیاء سے انکار کرنے والو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کے ولیوں پر کسی قسم کا خوف نہیں نہ ان کو کسی طرح کا غم ہوگا۔ جب تم میرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شانِ رسالت پر ایمان رکھنے کے مدعی ہو تو میرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بندگان خاص اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان ولایت پر بھی ایمان لاؤ۔ پھر اولیاء کی تعریف کیا ہے اور ولی کہتے کسے ہیں؟ کیا جو شخص ہوا پر اُڑتا ہو وہ ولی ہے، کیا جو شخص آگ میں رہتا ہو اسے ولی سمجھیں، کیا جو شخص دریا پر چلتا ہو اسے ولی جانیں؟

تو قرآن عظیم فرماتا ہے اور ولی کی جامع مانع تعریف بتاتا ہے کہ’’ الذین اٰمنوا و کانوا یتقون ‘‘، کہ جو شخص مومن کامل ہو اور متقی کامل ہو بس وہی ولی ہے۔ تو قرآن پاک نے فرمادیا کہ جس کا ایمان کامل اور تقویٰ کامل ہو اسی کو ولی مانو۔ اگرچہ کوئی بات خلاف عادت اس سے ظاہر ہوتے نہ دیکھو۔

ایمان کسے کہتے ہیں قرآن عظیم کی متعدد آیتوں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بکثرت حدیثوں نے ارشاد فرمادیا کہ اپنے ماں باپ بھائی بہن بیٹے پوتے نواسے بیوی بچے کنبے قبیلے مال وجان وآبرو غرض دنیا کی ہر ایک محبوب چیز سے زیادہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے محبت رکھنا۔ اور عالم کے ہر ایک معظم سے بڑھ کر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی توقیر وتعظیم کرنا۔ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دوستوں سے دوستی اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا۔ اسی کا نام ایمان ہے۔

اب تقویٰ کسے کہتے ہیں؟ تو قرآن پاک نے بتادیا ”من یّطیع الرسول فقد اطاع اللہ“ یعنی اور جو شخص رسول کی اطاعت کرے گا تو بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور فرمادیا ”قل ان کنتم تحبون اللہ فا تبعونی یحببکم اللہ“ یعنی اے محبوب تم فرمادو کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ تم کو محبوب بنالے گا۔

ان دونوں مبارک آیتوں اور ان کے مثل دوسری بکثرت آیات الٰہیہ نے نہایت روشن طور پر فرمادیا کہ حضور اقدس پیغمبر اسلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے احکام وفرامین پر عمل کرنے انھیں کے اتباع کا پابند رہنے کا نام تقویٰ ہے۔ جو مسلمان جس قدر زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی فرمانبرداری حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے احکام کی بجاآوری کرے گا وہ اسی قدر زیادہ متقی ہوگا۔ آیت کریمہ نے فرمادیا کہ جو شخص حضور اکرم پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اتباع کریگا اسکو اللہ عزوجل محبوب بنالے گا۔ تو وہ خدا کا محبوب اور خدا اُس کا محبّ ہوگا۔ اور کوئی محبّ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ میرا محبوب ذلیل وخوار ومقہور ہو۔ تو خدا کیونکر پسند فرمائے گا کہ جن بندوں کو ان کے اتباع رسول کے سبب محض اپنے کرم سے اس نے اپنا محبوب بنالیا ہے وہ رسوا وذلیل ومغلوب ہوں۔

ایک اور آیت کریمہ میں ربّ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

”ومن یطع اللہ ورسولہٗ و یخشیٰ اللہ و یتقہ فاولئک ھم الفائزون“ یعنی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے ڈرے گا اور تقویٰ اختیار کرے گا تو یہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔ تو ارشادات قرآنیہ سے کا لشمس فی نصف النہار روشن وآشکار کہ فوز دنیا وفلاح آخرت کامرانی دنیا وکامیابی آخرت وترقی وآزادی وعزت وشوکت حاصل کرنے کا سچا اسلامی

قرآنی راستہ یہی ہے۔اور صرف یہی ہے کہ مسلمان سچے مسلمان کامل الایمان بنیں۔اپنے اقوال وافعال واحوال میں حضور اقدس شہنشاہ دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اتباع کریں۔پھر دنیا کی سلطنت کا تخت وتاج ان کی ٹھوکروں میں ہوگا اور آخرت کی سلطنت کا تاج ان کے سروں پر رکھا جائیگا۔

مسلمانو چاہو تو تم مسلم لیگ میں شامل ہو یا کانگریس کے ممبر بنو، چاہو نمازی فوج بناؤ یا نمازی فوج سجاؤ، کتنی ہی کانفرنسیں کمیٹیاں گڑھو، کیسی ہی زبردست دھواں دھار ریزولیوشن پاس کرو، یاد رکھو! تم کو سچی حقیقی اسلامی کامیابی وترقی وآزادی ہرگز نہیں حاصل ہوسکتی جب تک تم قرآن پاک کے ارشاد پر سچے دل سے عمل پیرا نہ ہوگے۔آج مسلمان کہلانے والوں کا یہ حال ہے کہ چودہ سو برس والے پرانے سچے دین اسلام ومذہب اہل سنت کے خلاف نئے نئے فرقے نکل رہے ہیں۔

کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ میں شدید توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

☆حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جملہ غیبوں کا علم نہیں البتہ بعض غیبوں کا علم ضرور ہے۔مگر اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چار پاؤں کو بھی حاصل ہے (حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی صفحہ ۸)

شیطان وملک الموت کے علم کا وسیع ہونا تو نص یعنی آیت وحدیث سے ثابت ہے مگر حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے علم کا وسیع ہونا کسی نص یعنی کسی آیت کسی حدیث سے ثابت نہیں، شیطان وملک الموت کے علم کو وسیع ماننے والا تو مسلمان ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کو وسیع ماننے والا ایسا مشرک وکافر ہے کہ اُس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔۔۔۔

(براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھی ورشید احمد گنگوہی صفحہ ۵۱)

☆خاتم النبیین کے یہ معنی سمجھنا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بالذات نبی اور دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بالعرض نبی ہیں۔

(تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۳)

☆حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد بھی اگر اور نئے نبی پیدا ہوں تو بھی حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں پڑے گا۔

(تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۲۸)

☆اللہ عزوجل سبحٰنہٗ وتعالیٰ جھوٹ بول چکا وقوع کذب باری تعالیٰ کے معنی درست ہوگئے۔

(فوٹوئے فتوای رشید احمد گنگوہی)

☆اور روافض جن کا کفری عقیدہ یہ ہے کہ قرآن عظیم ناقص ہے اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل ہیں اور مرزائیہ قادیانیہ جن کا کفری اعتقاد یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی و رسول تھا۔ اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سب مسمریزم کے کرشمے اور عمل الترب کے شعبدے تھے۔

☆اور نیچریہ جن کا الحادی عقیدہ یہ ہے کہ جنت و نار و ملک و حور و غلمان و آسمان وسدرۃ المنتہٰی وعرش وکرسی ولوح وقلم وجبریل میکائیل کسی چیز کا وجود خارجی نہیں۔ قرآن پاک خدا کا کلام نہیں بلکہ قلبی جوش کے وقت پیغمبر کے جو خیالات اُس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں اُنہیں کا نام وحی الٰہی وکلام ربانی رکھ لیا گیا ہے۔

(تفسیر القرآن سید احمد خاں کولی مرتد علی گڈھی صفحہ ۲۹و۴۰و۴۶)

☆اور چکڑالویہ جن کا ارتدادی مذہب یہ ہے کہ تمام حدیثیں ردی کے ٹوکرے میں پھینک دینے کے قابل ہیں۔

☆رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اطاعت اور حضور کا اتباع جائز نہیں صرف قرآن کریم ہی کا مطلب جو کچھ اپنی سمجھ میں آئے بس اُسی پر عمل کر لینا کافی ہے۔ (معاذ اللہ رب العٰلمین)۔

ان سے بڑھ کر حضور پُر نور رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے عداوت ونفرت کافری اور ردّت اور کیا ہوگی؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جسے ان سب باطل فرقوں اور ان کے علاوہ کی تفصیل دیکھنی ہو وہ کتاب مستطاب ''تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ'' کی طرف رجوع کرے۔ اب اعدائے دین سے کیسا معاملہ برتا جائے اس کو ہم ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ تین بابوں میں بیان کریں گے۔ قرآن کریم احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ اور آثار کریمہ، اقوال علماء وفقہاء وصلحاء۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

باب آیات القرآن الکریم

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وقاتلوهم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين كله لله فان انتهوا فان الله بمايعملون بصير ○
(پ ۹ س الانفال آیت ۳۹)

یعنی اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ اُن کے کام دیکھ رہا ہے۔
(ترجمۂ رضویہ)

اس آیت کریمہ نے اہل استطاعت سلاطین اسلام پر کفار سے لڑنا اُس وقت تک فرض فرمایا جب تک کفر بالکل مٹ نہ جائے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

وقاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة واعلموا ان الله مع المتقين ○
(پ ۱۰ س التوبہ آیت ۳۶)

یعنی اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں۔ اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کافروں اور منافقوں پر سختی وغلظت فرمانے کا حکم دیا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يايها النبى جاهد الكفار والمنفقين واغلظ عليهم ○
(پ ۱۰ س التوبہ آیت ۷۳)

یعنی اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں پر اور اُن پر سختی کرو (ترجمۂ رضویہ)

اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان بیان فرماتا ہے۔فرماتا ہے عزّجلالہٗ:

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحمائبينهم ○ (پ ۲۶س الفتح اٰیت ۲۹)	یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں اُن کے ساتھی کافروں پر سخت آپس میں نرم ہیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں اصحاب فوج ولشکر صاحبان استطاعت امراء وسلاطین اسلام کوحکم دیتا ہے۔فرماتا ہے جل وعلا

یاایها الـذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم مـن الـكـفـار ولیـجـدوا فیكـم غلظة○	یعنی اے ایمان والو!جہاد کرواُن کافروں سے جوتمہارے قریب ہیں اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

(پ ۱۱س التوبه اٰیت ۱۲۳)

اپنے مُحِبّوں اورمَحبوبوں کی مدح فرماتا ہے،فرماتا ہے سُبحٰنہٗ وتعالیٰ:

یاایها الـذیـن اٰمنوا من یرتد منكم عن دیـنـه فسـوف یأتی الله بقوم یحبهم ویـحـبـونـه اذلة عـلی المؤمنین اعزة عـلـی الـكٰفرین یجاهدون فی سبیل الـلـه ولایـخـافـون لومة لآئم ذلـك فضل الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم○ (پ ۶س المائده اٰیت ۵۴)	یعنی اے ایمان والوتم میں جوکوئی اپنے دین سے پھرے گاتوعنقریب اللہ ایسےلوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اوراللہ اُن کا پیارا۔مسلمانوں پرنرم اورکافروں پرسخت۔اللہ کی راہ میں لڑیں گےاور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کااندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کافضل ہے جسے چاہے دےاوراللہ وسعت والاعلم والا ہے۔(ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے عزجلالہٗ:

لا یتخذالمؤمنون الكٰفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعـل ذلـك	یعنی مسلمان کافروں کواپنادوست نہ بنالیں مسلمانوں کےسوا اورجو ایسا کرے گا اُسے

فلیس من الله فی شئ الاان تتقوا منھم تقٰۃ ویحذرکم الله نفسه والی الله المصیر ○
(پ۳ س اٰل عمران اٰیت ۲۸)

اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم اُن سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔
(ترجمہ رضویہ)

فرماتا ہے عزّشانہٗ:

یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم لایألونکم خبالاودواماعنتم قدبدت البغضآء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قدبینالکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون ○
(پ۴ س اٰل عمران اٰیت ۱۱۸)

یعنی اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے تمہارا تکلیف میں پڑنا اُن کی دلی آرزو ہے بیشک اُن کے مُنھ سے عداوت ظاہر ہو چکی ہے اور جو اُن کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے ہم نے تمہیں صاف نشانیاں بتا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (ترجمہ رضویہ)

فرماتا ہے عزّاسمہٗ:

ام حسبتم ان تترکوا ولما یعلم الله الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا من دون الله ولارسوله ولاالمؤمنین ولیجة والله خبیر بماتعلمون ○
(پ۱۰ س التوبه اٰیت ۱۶)

یعنی کیا تم اس گمان میں ہو کہ یوہیں چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اور ابھی اللہ تعالیٰ نے پہچان نہ کرائی اُن کی جو تم میں سے جہاد کریں گے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا دوست نہ بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (ترجمہ رضویہ)

فرماتا ہے جلّ ذکرہٗ:

یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا عدوی و عدوکم اولیآء تلقون الیھم بالمودة وقدکفروابماجاء کم من الحق یخرجون

یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم اُن سے محبت کرتے ہو اور وہ حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا گھر سے

الرسول وایاکم ان تؤمنوا بالله ربکم ان کنتم خرجتم جهادافی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیهم بالمودة وانااعلم بمااخفیتم ومااعلنتم ومن یفعله منکم فقدضلّ سواء السبیل ۵

(پ ۲۸ س الممتحنه اٰیت ۱)

جدا کرتے ہیں رسول کواور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کوتو اُن سے دوستی نہ کروتم اُنہیں محبت کا خفیہ پیام بھیجتے ہواور میں خوب جانتا ہوں جو چھپااور جوظاہر کرواور تم میں جس نے ایسا کیاوہ بیشک سیدھی راہ سے بہک گیا(ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے تعالیٰ شانہٗ:

قدکانت لکم اسوة حسنة فی ابراهیم والذین معه اذقالوالقومهم انابُرَءٰؤ منکم وممّاتعبدون من دون الله کفرنابکم وبدابینناوبینکم العداوة والبغضاء ابداحتی تؤمنون بالله وحده (پ ۲۸ س الممتحنه اٰیت۴)

یعنی بیشک ابراہیم اوراُن کے ساتھ والوں میں تمہارے لئے پیروی کااچھانمونہ ہے جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہاہم بیزار ہیں تم سے اوراُن سب سے جن کوخدا کے سواتم نے معبود بنارکھا ہے،ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے دشمنی اورعداوت کھُل گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے تبارک وتعالیٰ:

یایها الذین اٰمنوالاتتولواقوماغضب الله علیهم ۝ (پ ۲۸ س الصف اٰیت ۱۳)

یعنی اے ایمان والواُن لوگوں سے دوستی نہ کروجن پر اللہ کاغضب ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے جلّت الاؤہٗ:

الم ترالی الذین تولواقوماغضب الله علیهم ماهم منکم ولامنهم و یحلفون علی الکذب وهم یعلمون اعدالله لهم عذاباً شدیداانهم سآء

یعنی کیاتم نے اُنہیں نہ دیکھاجوایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کاغضب ہے وہ نہ تم میں سے ہیں نہ اُن میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں اللہ نے اُن کے لئے سخت

ماکانوا یعملون○
(پ ۲۸ س المجادلہ آیت ۱۳ تا ۱۵)

عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک وہ بہت ہی برا کام کرتے ہیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے جلت عظمتہٗ:

لعن الذین کفروا من بنیٓ اسرائیل علٰی لسان داؤد وعیسٰی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون ○ کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ماکانوا یفعلون ○ تریٰ کثیرا منھم یتولون الذین کفروا لبئس ما قدمت لھم انفسھم ان سخط اللہ علیھم وفی العذاب ھم خٰلدون○
(پ۶ س المائدہ آیت ۷۷ تا ۸۰)

یعنی لعنت کئے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان پر یہ اُن کی نافرمانی اور سرکشی کا بدلہ ہے جو بُری بات کرتے اُس سے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرا کام کرتے تھے اُن میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اُنہوں نے اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا اُن پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے تقدس وتعالیٰ:

یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا اٰبآء کم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰٓئک ھم الظٰلمون○
(پ۱۰ س التوبہ آیت ۲۳)

یعنی اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں سے دوستی نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور جو تم میں اُن سے دوستی کرے گا تو یہی لوگ ظالم ہیں (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے عزت عزتہٗ:

وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہُ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراھیم لاوّٰہ حلیم○ (پ۱۱ س التوبہ آیت ۱۱۴)

یعنی ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدہ کے سبب جو ابراہیم نے اُس سے کیا تھا پھر جب اُنہیں کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اُس سے

تنکا توڑ دیا بیشک ابراہیم بہت دردِ دل والے متحمل ہیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے تقدس اسماؤہٗ:

ولاتصل علٰی احدمنھم مات ابداً ولاتقم علی قبرہ☆انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فٰسقون ٥

(پ۱۰ س التوبہ اٰیت ۸۴)

یعنی کبھی کافروں منافقوں کے کسی مردے پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے عزّمجدہٗ:

فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون واللہ معکم ولن یترکم اعمالکم ٥

(پ۲۶ س محمد اٰیت ۳۵)

یعنی کافروں سے لڑائی میں سستی نہ کرو۔ نہ اُن سے صلح چاہو اور تمہیں غالب رہوگے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں خسارہ نہ دے گا۔ (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے جلّ شانہٗ:

ولو کانوا یؤمنون باللہ والنّبی وماأُنزِلَ اِلیہ مااتخذوھم اولیاء ولکن کثیرا منھم فٰسقون٥

(پ٦ س المائدہ اٰیت ۸۱)

یعنی اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور ان نبی پر اور اُس پر جو اُن کی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے مگر اُن میں تو بہتیرے فاسق ہیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے تقدس ذکرہٗ:

لایصیبھم ظمأ ولانصب ولا مخمصۃ فی سبیل اللہ ولایطؤن موطئا یغیظ الکفار ولاینالون من عدو نیلا الاکتب لھم بہ عمل صالح ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین٥

(پ ۱۱ س التوبہ اٰیت ۱۲۰)

یعنی اُنھیں (مجاہدین کو) جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اُس سب کے بدلے اُن کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک اللہ نیکوں

کا نیک ضائع نہیں کرتا۔(ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے عزّ برھانہٗ:

واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعدالذکری مع القوم الظّٰلمین ○

(پ ۷س الانعام آیت ۶۸)

یعنی اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ (ترجمۂ رضویہ)

فرماتا ہے ما اعظم شانہٗ:

لاتجدُ قَوماً یُّؤمِنُونَ بِاللہِ وَالیَوْمِ الاٰخِرِ یُوَّادونَ مَنْ حادَّاللّٰہَ ورسولَہٗ ولو کانوآ اٰباءَ ھُمْ اَوْ اَبْنَاءَ ھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیرتھم اُولٰٓئِکَ کتب فی قلوبِہِم الِایمان وایدھم بِروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تَحتِھاالانھٰر خٰلِدِیْنَ فِیْھَا رَضِیَ اللّٰہ عنھم ورضواعَنہُ اُولٰٓئِکَ حزب اللّٰہِ اَلآاِنَّ حزب اللّٰہ ھم المفلحون○

(پ ۲۸س المجادلہ آیت ۲۲)

یعنی اور تو نہ پائے گا اُن لوگوں کو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوستی کریں اُس سے جس نے اللہ اور اُس کے رسول سے مخالفت کی چاہے وہ اُن کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے۔یہ لوگ ہیں جن کے دِلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا۔اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد فرمائی اور اِنھیں باغوں میں لے جائے گا۔جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ اُن میں رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی۔یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔سنتا ہے اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچے۔(ترجمۂ رضویہ)

الغرض خدائے تعالیٰ نے آپ کے یاروں کو وہ ہمت اور جوانمردی بخشی کہ سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرتے۔اور کافروں کے پہلوانوں اور بہادروں کو پشہ (جوں) سے زیادہ بے حقیقت اور ناچیز سمجھتے۔اور خدا اور رسول کی محبت میں اپنا گھر اور مال چھوڑنا بلکہ جان عزیز کو اس راہ میں قربان کرنا سہل اور آسان جانتے۔آدمی کو اپنے رشتہ داروں سے مقابلہ کرنا اور ان کو اپنے ہاتھ سے قتل وغارت کرنا نہایت شاق ہوتا ہے،مگر وہ خدا کی راہ اور آپ کی حمایت اور محبت میں ایسے ثابت قدم تھے کہ اپنے قریب رشتہ داروں کو کمال شوق اور خوشی کے ساتھ قتل کرتے۔اس لئے کہ سوا قرابت اسلام کے اور سب قرابتوں سے

دست بردار ہو گئے تھے۔اور سوا خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی سے محبت نہ رکھتے تھے۔خدا کے دشمن کو اگر چہ اپنا جگر پارہ ہو دشمن جانتے اور اس کے دوست کو گو اس سے کسی طرح کا علاقہ محبت کا نہ ہو دوست سمجھتے۔(حضرت) صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہ پیشوا اور سردار اس گروہ کے تھے اپنے بیٹے سے مقابلہ کی اجازت چاہی۔مگر حاصل نہ ہوئی کہ انجام کار وہ مسلمان ہونے والے تھے اور لوح محفوظ میں اہل اسلام کے گروہ میں لکھے تھے۔ابوعبیدہ بن جراح نے اُحد کے دن اپنے باپ کو اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبیدہ بن عمیر کو اور امیر المؤمنین عمر فاروق نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ اور علی مرتضیٰ اور حمزہ بن عبد المطلب اور عبیدہ بن حارث نے بدر کے دن عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو کہ قریب رشتہ دار اُن کے تھے قتل کیا۔(اس آیت میں خدائے تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی ہے)خدائے تعالیٰ ان کی تعریف فرماتا ہے۔

(الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح)

بہر حال ضروریاتِ دین میں سے یہ مسئلہ ہے کہ دین اسلام میں مؤمنین پر نرمی ومہربانی اور کفار ومنافقین ومرتدین پر سختی وشدت کرنے کا حکم ہے۔قرآن عظیم نے صدہا آیاتِ مبارکہ میں اس مسئلہ کو بتصریح تام ارشاد فرمایا ہے۔اس وقت بطور نمونہ صرف یہی چند آیاتِ کریمہ تلاوت کی گئی ہیں۔یہود جو"راعنا" کہتے اُس میں بھی ظاہر معنی یہی تھے کہ ہماری رعایت کیجئے۔مگر چونکہ اس میں توہین کے معنی بھی نکلتے تھے۔لہٰذا اللہ عزوجل نے فرمادیا:

یایها الذین اٰمنوا لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکٰفرین عذاب الیم ۝ (پ ا س البقرہ اٰیت ۱۰۴)	اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (ترجمہ رضویہ)

اگر چہ ایمان والے"راعنا" کہہ کر توہین وبے ادبی کے معنی ہرگز مراد نہیں لیتے تھے۔لیکن چونکہ اس میں توہین کے معنی بھی نکلتے ہیں۔لہٰذا"راعنا" کہنا حرام فرمادیا گیا۔اور وہ لفظ تعلیم فرمایا گیا جس میں گستاخی کا شائبہ بھی نہیں یعنی"انظرنا"۔

نیز"ولھم" کی جگہ"وللکٰفرین" فرمانے ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کو لانے سے یہ مسئلہ

ثابت ہوا کہ جس لفظ میں توہین و تعظیم کے دو پہلو نکلتے ہوں اور قائل کو اُس پہلوئے توہین پر متنبہ کر دیا جائے مگر قائل بعد تنبیہ پھر بھی اُسی لفظ کا بارگاہِ رسالت میں استعمال کرے تو وہ کافر مرتد ہو جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اب اسلامی و قرآنی جنت و دوزخ کی تجلیاتِ رحمت و جلوہائے غضب بھی دیکھئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ان جھنم کانت مرصادا ○ للطّٰغین مٰابا ○ لّٰبثین فیھا احقابا ○ لایذوقون فیھا بردا و لا شرابا ○ الاحمیماوغساقا○ جزاء وفاقا ○ انھم کانوالایرجون حسابا ○ وکذبوا باٰیٰتنا کذابا ○ وکل شئ احصیناہ کتٰبا○ فذوقوا فلن نزیدکم الاعذابا○

(پ ۳۰ س النبا اٰیت ۲۰ تا ۳۰)

یعنی بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانا اُس میں قرنوں رہیں گے اُس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے۔ اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلا بیشک اُنھیں حساب کا خوف نہ تھا اور انہوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب۔

(ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من نار یُصَبُّ من فوق رؤسھم الحمیم ○ یصھر بہ مافی بطو نھم والجلود ○ ولھم مقامع من حدید ○ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق ○

(پ ۱۷ س الحج اٰیت ۱۸ تا ۲۲)

یعنی تو جو کافر ہوئے اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں اور اُن کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے گل جائے گا جو کچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور اُن کی کھالیں اور اُن کے لئے لوہے کے گرز ہیں جب گھٹن کے سبب اُس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اُس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا عذاب۔

(ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ عز جلالہٗ فرماتا ہے:

وجوہ یومئذٍ خاشعۃ ○ عاملۃ ناصبۃ ○ تصلیٰ ناراً حامیۃ ○ تسقی من عین اٰنیۃ لیس لھم طعام الا من ضریع ○ لایسمن ولایغنی من جوع ○ (پ ۳۰ س الغاشیہ اٰیت ۱ تا ۷)

یعنی کتنے ہی منہ اُس دن ذلیل ہوں گے کام کریں مشقتیں جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں نہایت جلتے چشمے کا پانی پلائے جائیں اُن کے لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام آئیں۔ (ترجمۂ رضویہ)

اب یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ اسلام وقرآن نے نعماتِ جنت کی کیا کیا تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ اللہ جل وعلا فرماتا ہے:

انّ للمتقین مفازا ○ حدائق و اعنابا ○ وکواعب اترابا ○ وکأساً دھاقا ○ لایسمعون فیھا لغوا ولا کذابا ○ جزاءً من ربک عطاءً حساباً ○ (پ ۳۰ س النبا اٰیت ۳۰ تا ۳۶)

یعنی بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے باغ ہیں اور انگور اور اُٹھتے جوبن والیاں ایکعمر کی اور چھلکتا جام جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا صلہ تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ (ترجمۂ رضویہ)

اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے:

انّ المتقین فی ظلٰل و عیون ○ وفوا کہ مما یشتھو ن ○ کلوا و اشر بوا ھنیئاً بما کنتم تعملون ○ انا کذٰلک نجزی المحسنین ○ ویل یومئذٍ للمکذبین ○ (پ ۲۹ س المرسلٰت اٰیت ۴۰ تا ۴۵)

یعنی بیشک ڈر والے (پرہیز گار) سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں جو کچھ اُن کا جی چاہے کھاؤ۔ اور پیو رچتا ہوا اپنے اعمال کا صلہ بیشک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اور اللہ جل سلطانہٗ فرماتا ہے:

فوقھم اللہ شر ذلک الیوم ولقھم

یعنی تو انہیں (یعنی نیکوں کو) اللہ نے اُس دن

نضرة وسروراً ○ وجزٰهم بما صبروا جنة وحريرا ○ متكئين فيها على الارائك لا يرون فيها شمسا ولا زمهريرا ○ ودانية عليهم ظللها وذللت قطوفها تذليلا ○ ويطاف عليهم بآنية من فضة واكواب كانت قواريرا ○ قواريرا من فضة قدروها تقديرا ○ ويسقون فيها كأسا كان مزاجها زنجبيلا ○ عينا فيها تسمى سلسبيلا ○ ويطوف عليهم ولدان مخلدون اذا رأيتهم حسبتهم لؤلؤا منثورا ○ واذا رأيت ثم رأيت نعيما وملكاً كبيرا ○ عليهم ثياب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضة وسقٰهم ربهم شراباً طهوراً ○ ان هذا كان لكم جزاءً وكان سعيكم مشكوراً ○

(پ ۲۹ س الدھر آیت ۱۰ تا ۲۲)

کے شر سے بچالیا۔ اور اُنھیں تازگی اور شادمانی دی اور اُن کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلے میں دیئے۔ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اُس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر اور اُس کے سائے اُن پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کردیئے گئے ہوں گے اور اُن پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے۔ کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے اُنھیں پورے اندازے پر رکھا ہوگا۔ اور اُس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی وہ ادرک کیا ہے؟ جنت میں ایک چشمہ ہے۔ جسے سلسبیل کہتے ہیں اور اُن کے آس پاس خدمت میں پھریں گے۔ ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انھیں دیکھے تو اُنھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے۔ اور جب تو اُدھر نظر اُٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قناویز کے اور اُنھیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور اُنہیں اُن کے رب نے ستھری شراب پلائی اُن سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔

(ترجمۂ رضویہ)

اذلة على المؤمنين اعزة على الكفرين ○ (پ ٦ س المائدہ ایت ٥٤)

یعنی ایمان والوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہیں۔

تفسیر مدارک شریف میں ہے۔

" وبلغ من تشددهم على الكفار انهم كانوا يحرزون من ثيابهم ان تلزق ثيابهم ومن ابدانهم ان تمس ابدانهم ۔

یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شدت کافروں پر اس درجہ تھی کہ وہ حضرات اپنے کپڑوں کو بھی کافروں کے کپڑوں کے چھونے سے بچاتے تھے، اپنے جسموں کو کافروں کے جسموں سے مس ہونے سے دور رکھتے تھے۔

باب الاحادیث

حدیث اول (۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اذارأیتم صاحبَ بدعةٍ فاکفھروافی وجھہ فان اللہَ یبغض کل مبتدعٍ ولایجوزاحدمنھم علی الصراط لکن یتھافتون فی النار مثل الجراد والذباب۔ (تذکرة الموضوعات للمفتنی،باب افتراق الامة علیٰ ثلث وسبعین فرقة)

یعنی جب کسی بدمذہب بددین کودیکھوتو اُس کے روبرواس سے تُرشروئی کرواس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کودشمن رکھتا ہے۔ان میں سے کوئی پُل صراط پرگذرنہ پائے گا۔بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکرآگ میں گرپڑیں گے۔جیسے ٹڈیاں اورمکھیاں گرتی ہیں۔رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہٗ۔

حدیث دوم (۲)

حضوررسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

اَحبُّ الاعمالِ الی اللہِ الحبُّ فی اللہِ والبغضُ فِی اللہِ۔

(تفسیرمظہری ج ۱/و۲/پ۳/سورہ آلِ عمران

آیت ۲۸/ص۳۲/سورہ یونس آیت ۶۳/ج۵/ص۴۰/)

یعنی تمام نیک کاموں میں اللہ تعالیٰ کوجوسب سے زیادہ پسندیدہ کام ہے وہ اللہ کے لئے اللہ والوں سے دوستی اوراللہ کے دشمنوں بدمذہبوں سے نفرت وبیزاری ہے۔رواہ الامام احمدعن ابی ذررضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث سوم (۳)

حضور نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ اَحبَّ لِلٰہِ واَبغَضَ لِلٰہِ واَعطیٰ لِلٰہِ وَمَنَعَ لِلٰہِ فَقَدِاسْتَکْمَلَ الاِیْمَانَ.

(مشکوٰة شریف ،کتاب الایمان ص۱۴/)

یعنی جس نے اللہ کے لئے اللہ والوں سے محبت ودوستی کی اوراللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں

سے بغض ونفرت رکھی اور اللہ کے لئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنانِ خدا ورسول کو دینے سے اللہ کے لئے ہاتھ روکا تو یقیناً اُس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔ یا کمالِ ایمان کا مرتبہ پالیا۔ رواہ ابو داؤد عن ابی امامۃ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: دیکھیں کہ ایمان کب کامل ہوتا ہے اور کمالِ ایمان کب حاصل ہوتا ہے۔

حدیث چہارم (۴)

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں:

مَنْ وَقَّرَصَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْاَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۱/، شعب الایمان فصل فی مجانبۃ والمبتدعہ)

یعنی جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والحسن بن سفیان فی مسندہ وابونعیم فی الحلیۃ عن معاذبن جبل والسجزی فی الابانۃ عن ابن عمرو کابن عدی عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ عن عبداللہ بن بسرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابراھیم بن میسرۃ التابعی المکی الثقۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ مرسلافی الصواب ان الحدیث حَسَنٌ بطرقہ۔

حدیث پنجم (۵)

حضور سرکار ربرّ کارِدوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَن مَشیٰ الیٰ صاحبِ بدعۃٍ لیوقرہٗ فقداعانَ علیٰ ھدمِ الاسلامِ۔

(کنزالعمال فصل فی البدع ج ۱/ ص ۲۲۲/)

یعنی جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث ششم (۶)

حضور مالک کونین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اوحی اللہُ تعالیٰ الی نبیٍ مِّنَ الانبیاءِ ان قل لفلان نِ العابد امازُھدُکَ فی

الـدنیا فتعجلتَ راحۃَ نفسِكَ واما اِنقطاعُكَ اِلَیَّ فتعززت بہٖ فمالی علیك
قالَ یارب ومَالَكَ عَلَیَّ قال ھَلْ وَالَیتَ لِی ولیًا اوعادَیتَ لِی عَدُوًّا.
(کنزالعمال،البلب الاول فی الترغیب فیھاجلد۹رص۶،

الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃالی الجامع الصغیربلب حرف الھمزۃ۔ج۱رص۴۲۸)

یعنی اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام میں سے ایک نبی کووحی فرمائی کہ فلاں عابد سے کہہ دیجئے کہ تیرادنیامیں زاہدانہ زندگی گزارناتواپنے نفس کی راحت کوتونے حاصل کرلیا۔اوردنیا سے تیرابے علاقہ ہوکرمیری طرف متوجہ ہوجاناتواس ذریعہ سے تونے عزت حاصل کرلی۔تومیراتجھ پرجوحق ہے اس کے سلسلے میں تونے کیاعمل کیا؟اس عابدنے کہااے میرے رب اورکیاتیراحق مجھ پرہے؟اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایاکیامیرے لئے کسی دوست کے ساتھ تونے دوستی کی اورکیامیرے لئے کسی دشمن کے ساتھ دشمنی کی؟

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والخطیب فی التاریخ وغیرہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث ہفتم (۷)

حضوردافع البلاءوالوباءصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اوثقُ عُری الاِیمَان الموالاۃُ فی اللہ وَالْمَعَادَۃُ فی اللّٰہِ والحبُّ فی اللہِ والبغضُ فی اللہِ .

(کنزالعمال،الباب الاول فی الترغیب فیھاجلد۹رص۶،

جامع الاحادیث،باب الھمزہ مع الواو ج۱۰رص۲۴۳)

یعنی ایمان کاسب سے زیادہ مضبوط کڑایہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی جائے۔اوراللہ ہی کے لئے الفت رکھی جائے اوراللہ ہی کے لئے نفرت رکھی جائے۔رواہ الطبرانی فی الکبیرعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث ہشتم (۸)

حضورآقائے دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اوثقُ عُری الاِیمَانِ الحبُّ فی اللہِ والبغضُ فی اللہِ.

(نزھۃ القاری ج۱ص۲۴۰،بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

یعنی ایمان کے کڑوں میں سب سے زیادہ مضبوط کڑا اللہ ہی کے لئے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے عداوت رکھنا ہے۔رواہ الامام احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نہم (۹)

حضور دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والاثم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اُن کے رب عزوجل نے اپنے فضل وکرم سے قاسمِ جملہ نعم بنایا محسن دوعالم بلکہ رحمۃ للعلمین فرمایا۔لیکن اپنے غلامانِ بارگاہ وبندگانِ درگاہ کو تعلیم دینے کے لئے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حضور یہ دعا عرض کرتے ہیں۔

اللھم لاتجعلْ للفاجرِ عندی یَدًافیؤدُّہٗ قَلْبِیْ فانّی وجدتُ فیما اُوحی اِلیَّ لاتَجِدُ قَوْمًایُّؤمنونَ باللہِ والیومِ الاٰخرِ یُؤادّونَ مَنْ حَادَّاللہَ وَرسولَہٗ ۔روح البیان بلب سورۃ المجادلۃ۔

(آیت۲۲/ج۹/ص۴۱۲/تفسیرالالوسی روح المعانیسورۃ المجادلۃ آیت۸/ج۱۴/ص۲۲۹/)

یعنی اے اللہ مجھ پر بدکار کا احسان نہ ہونے دینا کہ اس سے میرا دل محبت کرنے لگے کیونکہ بیشک میں نے اس کلام میں جو مجھ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے۔یہ آیت پائی ہے کہ اے محبوب تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ایسا نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں۔رواہ ابن مردویہ وغیرہ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث دہم (۱۰)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِنْ مَرِضُوْافَلاتَعُوْدُوْھُمْ واِنْ ماتُوْافَلاتَشْھَدُوْھُمْ واِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَاتُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَلَاتُجَالِسُوْھُمْ وَلَاتُشَارِبُوْھُمْ وَلَاتُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَاتُنَاکِحُوْھُمْ وَلَاتُصَلُّوْاعَلَیْھِمْ وَلَاتُصَلُّوْا مَعَھُمْ(ابوداؤدشریف، کتاب السنۃ باب فی القدر ج۲/ص۲۸۸/آفتابِ عالم پریس،لاہور ابن ماجۃ،بلب فی القدرص۱۰/، مسلم شریف بلب النھی عن الرایۃ ج۱/ص۱۰/)

یعنی اگر بدمذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو اور

جب انہیں ملوتو سلام نہ کرو اوران کے پاس نہ بیٹھوان کے ساتھ پانی نہ پیوان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کروان کے جنازے کی نماز نہ پڑھوان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

رواہ مسلم عن ابی هريرة وابوداؤد عن ابن عمروابن ماجه عن جابرو العقيلى وابن حبان عن انس رضى الله تعالىٰ عنهٗ

حدیث یازدہم (۱۱)

حضور شافع محشر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

لما وقعتُ بَنُوا اسرائيلَ فى المعاصِى فَنَهَتْهُمْ علمآؤُ هُم فلم ينتهُوا فَجَالسُوهُم فى مَجالِسِهِمْ وَاكلُوهم وشاربُوهم فضربَ اللهُ قُلوبَ بعضِهم ببَعضٍ وَلَعَنَهُم عَلى لِسانِ دَاؤدَ وعِيسىٰ بن مريمَ ذالك بما عَصَوا وَكَانُوا يَعتدُونَ لاوالذى نفسِىْ بيدِهٖ حتىٰ تأطروهم على الحقِ اطرًا ☆ (رياض الصلحين ص۷۰، مشكوٰة شريف ص۴۳۸، ترمذى شريف ج۲/ابواب التفسير ص۱۳۰/)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو اُن کے علماء نے انہیں منع کیا وہ باز نہ آئے تو یہ علماء اُن کے جلسوں میں شریک ہونے لگے اور اُن کے ساتھ ہم نوالہ وہم پیالہ رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل ایک دوسرے پر مار دیئے (یعنی پاس بیٹھنے سے بدکاری کا اثر ان عالموں کے دلوں پر بھی دوڑ گیا) اور اللہ عزوجل نے داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی اُن سب پر لعنت فرمائی۔ یہ بدلہ تھا اُن کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا۔ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے۔ جب تک اُنہیں حق کی طرف خوب جھکا نہ لاؤ۔

رواه الامام احمد وابو داؤد والترمذى وابن ماجة عن ابن مسعود والطبرانى عن ابى موسىٰ رضى الله تعالىٰ عنهما۔

ف: علماء ومشائخ کو تنبیہ فرمائی جارہی ہے۔ دیکھئے باوجودیکہ وہ علماء منع کرتے تھے لیکن جب وہ باز نہ آئے تو یہ علما اُن کے پاس بیٹھنے اُٹھنے لگے۔ کہ شاید یوں انہیں ہدایت ہو۔ مگر ہوا یہ کہ قوم کی ہدایت کی بجائے انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔

اس حدیث شریف نے اُن پالیسی باز واعظوں اور مولویوں کا بھی رد کر دیا جو کہتے ہیں کہ جی بدمذہبوں سے الفت ومحبت اور میل جول کر کے انہیں ہدایت کرنا چاہئے ان کے مجمعوں میں جلسوں میں رکن اور ممبر بن کر اور شریک ہو کر بتانا چاہئے۔حدیث کریم نے صاف فرمادیا کہ بدوں کی صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے۔والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

حدیث دوازدہم (۱۲)

حضور مالک دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ عرش اشتباہ میں عرض کی گئی۔

اَتَهلُكُ القَريَةُ وفيهاالصّٰلحونَ قال نَعَمْ قِيلَ بِمَ يارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِتَهاوُنِهِمْ وَسُكُوتِهِمْ۔

(احیاء علوم الدین باب کتاب الطاعة والمعصیة ج۲ ر ص۳۱۰ ر)

یعنی یارسول اللہ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین نیک لوگ رہتے ہوں۔فرمایاہاں! عرض کی گئی یہ کس وجہ سے؟ ارشاد فرمایا اُن کی سستی وخاموشی کے سبب سے۔رواه البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت علماء ومشائخ کے سکوت عن الحق اور سستی کی وجہ سے بھی آبادیاں ہلاک وبرباد کی جاتی ہیں۔اور یہ سکوت عن الحق اور پلپلاپن عذابِ الٰہی کے نزول کا سبب ہوتا ہے۔

حدیث سیزدہم (۱۳)

حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَن اعرضَ عن صاحبِ بِدعةٍ بُغضالَهُ مَلَأَ اللّٰهُ قلبَهُ اَمناًوايماناً وَمَن انْتَهرَ صَاحبَ بِدْعَةٍاَمَنَهُ اللّٰهُ تعالىٰ يَومَ الفزعِ الاكبرِومَن اَهَانَ صَاحِبَ بِدعةٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِي الجَنَّةِمِائَةَ دَرَجةٍومَن سَلَّمَ عَلىٰ صَاحبِ بدعةٍ اَولَقِيَهُ بِالبُشرىٰ اَوِاسْتَقْبَلَهُ بِما يسرهُ فقدَاسْتَخفَّ بماأُنزلَ علىٰ مُحَمَّدٍ (تاریخ بغداد ج۱۰ ر ص۲۶۴ ر)

یعنی جو کسی بدمذہب کو اس کی بدمذہبی کی وجہ سے دشمن جان کر اُس سے منہ پھیرے اللہ

تعالیٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر دے۔ اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اُسے اُس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے۔ اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اُس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اُس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اُس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اُتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف: دیکھو! بدمذہب و بددین سے دور ونفور رہنے والے پر کیا کیا خدا کی رحمتیں ہیں۔ اور بدمذہبوں سے یارانہ گانٹھنے، بھائی چارہ رچانے والوں پر کیا کیا وعیدیں ہیں۔

حدیث چہاردہم (۱۴)

حضور سرکار سرِّ کارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

مَامِنْ نبیٍّ بِعَثَہُ اللّٰہُ فِی اُمَّتِہٖ قبلی اِلَّا کَانَ لَہٗ فی اُمَّتِہٖ حواریونَ واصحاب یأخذونَ بسنتِہٖ ویقتدونَ بامرِہٖ ثم انہا تخلف من بعدِہِم خلوف یقولونَ مالایفعلونَ ویفعلونَ مالایؤمرونَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فھو مؤمنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فھومؤمنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بقلبِہٖ فھو مؤمنٌ ولیس وراء ذالک مِنَ الِایمانِ حَبَّۃ خردل (مشکوٰۃ شریف، ص۲۹ر)

یعنی کوئی نبی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے نہیں بھیجا مگر اس کی امت میں انصار واصحاب ہوتے رہے کہ وہ اپنے نبی کی سنت اس کے طریقہ پر عمل کرتے تھے اور اپنے نبی کے احکام وارشادات کی پیروی کرتے تھے (اور مجھے بھی ایسے ہی انصار واصحاب دیئے گئے) پھر یقیناً پیدا ہوں گے میری امت میں بُرے ناخلف لوگ جو کہیں گے، وہ کریں گے نہیں اور جو کریں گے اس کے مامور نہیں ہوں گے۔ تو جو اُن سے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ ایمان دار ہے۔ اور جو اُن بدمذہبوں سے زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی ایمان والا ہے۔ اور جو زبان سے بھی اُن کا رد وطرد کرنے کی قدرت اُن کے عیوب کو بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور دل سے ان کو بدمذہب بددین جانتا اور اُن سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے وہ بھی مؤمن مسلم ہے۔ اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہے یعنی اگر دل میں بھی اُن بدمذہبوں کو مبغوض اور دشمن ومنفور نہیں جانتا تو وہ ایمان دار ہی نہیں ہے۔

رواہ مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: اس حدیث شریف نے جہاد کی تین قسمیں بیان فرمائیں۔(۱) جہادِ سنانی (۲) جہادِ لسانی (۳) جہادِ جنانی۔اور اگر بدمذہبوں بددینوں کو دل سے بھی بُرا نہ جانے اُن سے یارانہ گانٹھے دوستانہ رکھے تو وہ بے ایمان ہے۔اور پُرظاہر کہ جہادِ قلمی بھی اُسی جہادِ لسانی ہی کی ایک بہترین صورت ہے۔کہ القلم احدی اللسانین ہے۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا، علم خمس بخشا کہ اس حدیث شریف میں علم مافی الغدو علم مافی الارحام بلکہ علم مافی الاصلاب کا ثبوت موجود ہے۔فالحمدللہ سبحنہٗ وتعالیٰ۔

حدیث پانزدہم (۱۵)

حضور جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ اَعطیٰ لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلہِ وَاَحَبَّ لِلّٰہِ وَابَغَضَ لِلّٰہِ فَقَدِاسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ۔
(مشکوۃ شریف ص۱۴/۱۵، وقال صاحب المشکوۃ رواہ الترمذی)

یعنی جس نے دیا اللہ کے واسطے اور دینے سے انکار کیا اللہ کے واسطے اور ایمان والوں سے اللہ کے لئے دوستی کی اور بدمذہبوں بددینوں سے اللہ کے واسطے دشمنی رکھی تو بیشک اُس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔روی الترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث شانزدہم (۱۶)

حضرت علامہ سید اسمٰعیل بن حافظِ کتب سید خلیل حافظ کتب الحرم المکی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ المالکی اپنی تصدیق فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین میں نقل فرماتے ہیں:

الشرکُ اخفٰی مِن دَبیبِ النَّملِ علی الصَّفا فی اللیلۃِ الظلماءِ وادناہُ اَن تُحِبَّ علیٰ شیٔ مِنَ الجوْرِ وَتبغَضَ علیٰ شیءٍ من العدلِ وھَلِ الدِّینُ اِلّا الُحبُّ والبُغضُ۔(الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور باب ۳۱/ج۲/ص۱۷۹/تفسیر ابن رجب الحنبلی باب قولہ تعالیٰ قل ان کان اٰباؤکم ج۱/ص۵۰۴، کنزالعمال باب الاخلاق المذمومہ ج۳/ص۸۱۷، ضعیف الترغیب والترھیب باب ۲۳/ کتاب الادب وغیرہ ج۲/ص۱۴۶/)

یعنی شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے جیسے چکنی چٹان پر اندھیری رات میں چیونٹی کی چال۔اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو ظلم وخلافِ حق کی ذراسی بات کے ساتھ بھی محبت رکھے۔اور کسی قدر عدل وانصاف کی ذراسی بات سے بھی عداوت رکھے۔اور دین ہے کیا؟اِسی حب وبغض کا تو نام ہے۔یعنی اللہ کے لئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے تو ایماندار ہے ورنہ نہیں۔رواہ الحاکم وصححہ۔

حدیث ہفدہم (۱۷)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

افضلُ الاعمالِ الحبُّ فی اللہِ والبغضُ فی اللہِ۔
(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری باب الایمان وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱/ص ۱۱۳/، کنزالعمال الباب الاول فی الترغیب فیھا ج ۹/ ص ۳/،جامع الاحادیث باب الھمزہ مع الفاء ج ۵/ص ۱۸۵/)

یعنی تمام نیک کاموں میں سب سے افضل عمل اللہ عزوجل کے واسطے دوستی رکھنا اور اللہ عزوجل کے واسطے دشمنی رکھنا ہے۔
رواہ ابوداؤد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ورواہ الامام احمد مطولاً۔

حدیث ہیجدہم (۱۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَن نَصَرَ قَومَہٗ عَلیٰ غیرِ الحَقِّ فَھُوَ کالبعیرِ الَّذِی رُدِّیَ فَھُوَ یُنزَعُ بِذَنَبِہٖ۔
(ابوداؤد کتاب النوم باب فی العصبیہ،مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۸/)

یعنی جس شخص نے ناحق پر اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر گیا ہو اور اُس کی دُم پکڑ کر اُسے کھینچا جارہا ہو۔رواہ ابواداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نوزدہم (۱۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں:

خَرَجَ عَلَینا رَسولُ اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم قالَ اَتَدْرُونَ اَیُّ الاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قائلٌ الصَّلاۃُ والزکوٰۃُ وقالَ قائلٌ الجِھادُ قالَ النبیُّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہٖ وسلم اِنَّ اَحَبَّ الاَعمالِ اِلَی اللہِ تَعَالٰی اَلحُبُّ فی اللہِ والبغضُ فِی اللہِ۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۷ر)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہم پر جلوہ فرما ہوئے۔ فرمایا کیا تمہیں خبر ہے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ کسی کہنے والے نے عرض کی نماز وروزہ اور زکوٰۃ اور کسی نے عرض کی جہاد حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا بیشک تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وپسندیدہ عمل اللہ کے لئے محبت ودوستی رکھنا اور اللہ کے لئے عداوت ودشمنی رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عنہ۔

حدیث بستم (۲۰)

حضور مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم الیٰ یوم القرار فرماتے ہیں:
یکونُ فی اخرِ الزمانِ دجّالُونَ کذّابونَ یأتونکم مِنَ الاحادیثِ بِمالَمْ تَسمَعُوا انتم ولَا اٰباءُ کُم فَاِیَّاکُم وَاِیَّاھُم لایُضِلُّونَکم وَلایَفْتِنُوْنَکُم (مسلم شریف، ج۱ر ص۱۰ر)

یعنی آخر زمانے میں بہت سے دجال بڑے دھوکے باز اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو حدیثیں گڑھ گڑھ کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔ تو اُن سے دور رہنا اور اُن کو اپنے سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: اس حدیث شریف نے یہ بھی بتایا کہ بدمذہبوں مرتدوں سے دور ونفور رہو اور یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں۔ کہ علم مافی الغدومافی الارحام ومافی الاصلاب وغیرہ تو اسی حدیث میں موجود ہے۔ فالحمدللہ حمدًا کثیرًا۔

حدیث بست ویکم (۲۱)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

یَخْرُجُ قَوْمٌ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ اَوْفِی هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ اَوْ حُلْقُوْمَهُمْ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیق اِذَارَاَیْتُمُوْهُمْ اَوِاِذَالَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ۔ (سنن ابن ماجة، باب فی ذکورالخوارج)

یعنی ایک جماعت آخر زمانے میں یا اس امت میں نکلے گی (شک راوی ہے) جو قرآن پڑھے گی اور قرآن اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا یعنی قرآن پڑھ پڑھ کر غلط ترجمے کر کر کے میری امت کو گمراہ کریں گے۔ علامت اس جماعت کی یہ ہے کہ سر بہت مُنڈائیں گے یعنی چندیا گھٹی رکھیں گے (جیسے وہابیہ نماوہ ہیں اور جھوٹے صوفی متصوفہ ملاحدہ ہیں) جب تم انہیں دیکھو تو اُن سے یارانہ اور بھائی چارہ نہ کرنا اُن سے جنگ کرنا حسب استطاعت خواہ سنانی یا لسانی وجنانی۔ رواہ ابن ماجة عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهٗ۔

ف: اس حدیث شریف میں بھی علم غیب مافی الغد ومافی الارحام وغیرہ کا ثبوت ہے۔

حدیث بست ودوم (۲۲)

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَهُمْ اَصْحَابِیْ وَاَصْهَارِیْ وَاَنْصَارِیْ وَسَیَجِیْءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ یَنْقُصُوْنَهُمْ وَیَسُبُّوْنَهُمْ فَاِنْ اَدْرَکْتُمُوْهُمْ فَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ وَلَاتُؤَاکِلُوْهُمْ وَلَاتُشَارِبُوْهُمْ وَلَاتُصَلُّوْا مَعَهُمْ وَلَاتُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ۔ (جامع الاحادیث باب ان المشددة مع الهمزة ج۷/ص۴۳۱/)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ اُن کی شان کو گھٹائیں گے اور انہیں بُرا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو اُن

سے شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا۔ نہ اُن کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھنا۔

رواه الدارقطنی عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهٗ۔

ف: شدت وغلظت بر کفار کے ساتھ ساتھ علومِ غیبیہ مصطفویہ کے جلوے بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

حدیث بست و سوم (۲۳)

حضور محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

> یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمُّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ۔ (الصواعق المحرقه باب المقدمة الاولی ج ۱/ص ۱۲/ مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة ،باب مناقب الصحابة ج ۹/ص ۳۸۸۱/ کنزالعمال، باب فصل فی البدع ج ۱/ص ۲۲۳/)

یعنی آخر زمانے میں ایک قوم جماعت ہوگی جن کو رافضی کہا جائے گا۔ وہ دین اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ مرتد ہیں۔ اُن پر مرتدوں کے احکام جاری ہیں۔ اخرجه الذهبی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما مرفوعاً۔

حدیث بست و چہارم (۲۴)

حضور رحمتِ مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

> یَظْهَرُ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمُّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ۔ (الصواعق المحرقه باب المقدمة الاولیٰ ج ۱/ص ۱۳/، جامع الاحادیث باب یاء النداء مع الباء ج ۲۴/ص ۱۴۹/)

یعنی میری امت کہلانے والوں میں آخر زمانے میں ایک گروہ ہوگا جس کا نام رافضی ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ مرتد ہیں۔ اخرجه الذهبی عن ابراهیم بن حسین بن علی عن ابیه عن جدهٖ رضی الله تعالیٰ عنهم۔ قال قال علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهٗ۔

حدیث بست و پنجم (۲۵)

حضور محبوب محترم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ اَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَاالْعَلَامَةُ فِيهِمْ قَالَ يُفْرِطُونَكَ بِمَالَيْسَ فِيكَ وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ ـ

(الصواعق المحرقه باب المقدمة الاولیٰ ج ۱ ص ۱۳،
کنزالعمال، باب فصل فی البدع ج ۱ ص ۲۲۳،
جامع الاحادیث باب ان المشددة مع الهمزة ج ۹ ص ۴۳۳)

یعنی عنقریب میرے بعد ایک جماعت رونما ہوگی اُن کیلئے ایک بُرا لقب ہوگا۔ اُن کو رافضی کہا جائے گا۔ تو اے علی اگر تم اُن کو پانا اُن سے جنگ کرنا اس لئے کہ وہ مرتد ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُس قوم کا نام تو آپ نے بتادیا ہے۔ اُن کی پہچان بھی بتادیں۔ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا اُن کی پہچان یہ ہے کہ تمہاری تعریف ایسی کریں گے جو تم میں نہیں ہے (جیسے نبی سے افضل ہونا یا خلافت راشدہ کا سوا حضرت علی کے دوسرے کا حقدار و خلیفۂ برحق نہ ہونا یا خلافت بلافصل کے لئے آپ کا وصی رسول ہونا وغیرہ وغیرہ) اور اگلوں یعنی خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ عنہم پر طعن کریں گے۔

اخرجهُ الدارقطنی عن علی رضی الله عنهٗ ـ

ف: سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے رب کے بتائے ہوئے علم غیب سے رافضی گروہ کی بھی خبر دی اور اُن کا نام بھی بتادیا۔ اور پہچان بھی بتادی۔ اور اُن سے دور ونفور رہنے کا بھی حکم فرمادیا۔ یہ علم مافی الغد بھی علوم خمسہ میں داخل ہے۔ فسبحان اللہ وبحمدہٖ۔

حدیث بست و ششم (۲۶)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَتَرعُوْنَ عَنْ ذِكْرِالْفَاجِرِ مَتٰى يَعْرِفُهُ النَّاسُ اُذْكُرُواالْفَاجِرَ بِمَافِيْهِ يَحْذُرُهُ النَّاسُ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج۱۹/ص۴۱۹/السنن الکبریٰ ج۱۰/ص۲۱۰/)

یعنی کیا تم لوگ فاجر کے عیوب اُس کی برائیاں اُس کی خرابیاں بیان کرنے سے رُکتے ہو۔ لوگ اُس کو کیونکر پہچانیں گے۔ فاجر کی خرابیاں اُس کے عیوب اُس کی بُرائیاں بیان کرو تا کہ لوگ اُس سے بچیں اور دور رہیں۔ اخرجہٗ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والترمذی فی النوادرِ والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقابِ وابن عدیٰ فِی الکامل والطبرانی فی الکبیروالبیھقی فی السنن والخطیب فی التاریخ کلھم عن الجارود عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: فاسق وفاجر کے عیوب کو ظاہر کرنے کی تاکید فرمائی جارہی ہے تو مرتدوں کے عیوب خرابیاں بیان کرنے کی کتنی تاکید ہوگی۔

حدیث بست وہفتم (۲۷)

حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلٰى اُمَّتِىْ مِنَ الدَّجَّالِ الْاَئِمَّةُ الْمُضِلُّوْنَ۔ (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر، باب حرف الغین ج۲/ص۲۴۴/، کنزالعمال، باب فی آفات العلم ووعیدمن لم یعلم ج۱۰/ص۱۹۱/، جامع الاحادیث، باب حرف الغین ج۱۴/ص۴۰۱)

یعنی مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنے والے لیڈر پیشوا ہوں گے۔ رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے کانگریسی احراری مسلم لیگی وخاکساری وغیرہم لیڈروں کی خبر دی ہے مسلمانوں کو ان گمراہ گر لیڈروں سے دُور رہنا چاہئے۔

حدیث بست وہشتم (۲۸)

کتاب مستطاب ''تبیین المحارم'' میں ہے:

اَوْحیٰ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلٰی یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ اِنِّیْ مُھْلِکٌ مِنْ قَرْیَتِكَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا مِّنْ خِیَارِھِمْ وَسَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنْ شِرَارِھِمْ فَقَالَ یَارَبِّ ھٰؤُلَاءِ الْاَشْرَارُ فَمَابَالُ الْاَخْیَارِ فَقَالَ اِنَّھُمْ لَمْ یَغْضِبُوْا لِغَضَبِیْ وَاَکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ۔

(الدررالسنیة فی اجوبة النجدیة باب کتاب النصائح ج۱۴رص۵۵۵ر، احیاء علوم الدین کتاب الطاعةو المعصیة ج۲رص۳۱۰ر)

یعنی اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی یوشع بن نون علیہ الصلاۃ والسلام کو کہ میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے نیک لوگ اور ستر ہزار بُرے آدمی ہلاک کروں گا۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! بُرے تو بُرے ہیں، مگر یہ اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا ان نیکوں نے ان پر اپنی ناراضگی ظاہر نہ کی بلکہ اُن کے ساتھ کھانا پینا رکھا یارانہ گانٹھا۔ ھکذا رواہ ابن ابی الدنیا وابو الشیخ عن ابراھیم بن عمر والصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: دیکھو! بدمذہبوں کے ساتھ نفرت و بیزاری نہ رکھنے اور اُن سے یارانہ، دوستانہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور صلحکلیت و پالیسی بازی کیسی بدبلا ہے۔

حدیث بست ونہم (۲۹)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ رَأیٰ مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

(مسلم شریف ج۱رص۵۱ر، ترمذی ج۲رص۴۰ر، مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶ر، ریاض الصالحین ص۶۷ر)

یعنی جوکوئی تم میں سے کسی بُرے کام کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹائے اگر ہاتھ سے مٹانے کی قوت رکھتا ہواور اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت نہیں ہے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں ہے تو دل میں ضرور اُس کو بُرا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زائد کم زور درجہ ہے۔
رواہ مسلم عن ابی سعیدن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف: تغییر وانکار قلبی میں وہاں سے چلا جانا ضروری ہے اگر وہاں سے چلے آنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی وہیں بیٹھا رہے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور ایمان کے سب سے زائد کم زور درجے سے بھی بحکم حدیث محروم رہے گا۔

حدیث سیم (۳۰)

صواعق محرقہ میں امام ابن حجر ہیتمی نے ایک حدیث نقل فرمائی کہ آقائے نامدار محبوبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِلیٰ یوم القرار فرماتے ہیں:

اِذَاظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْقَالَ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَاعَدْلًا۔ (فتاوی الحرمین ص ۱۷/)

یعنی جب فتنے ظاہر ہوں یا بد مذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی بد مذہبوں کا حسبِ استطاعت کھلّم کھلّا رَدّ کرے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اُس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ اخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ۔

حدیث سی ویکم (۳۱)

حضور پُرنور سلطانِ بغداد سیدنا غوث اعظم پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ "غنیۃ الطالبین شریف" میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ نَظَرَ اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَهٗ فِی اللّٰهِ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَمَنْ اِنْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَهٗ فِی اللّٰهِ اٰمَنَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنِ اسْتَحْقَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَّمَنْ لَقِیَهٗ بِالْبُشْرٰی اَوْبِمَایَسُرُّهٗ

فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (غنیۃ الطالبین مترجم باب اهل بدعت سے اجتناب ص ۱۷۲)

یعنی جس نے کسی بدمذہب کو اللہ کے لئے نفرت سے دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ اور جس نے بدمذہب کو اللہ کے لئے بیزاری سے جھڑک دیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو (۱۰۰) درجے بلند کرے گا۔ اور جو بدمذہب سے خوشی و مسرت سے ملے تو یقیناً اُس نے ہلکا جانا اُس کو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر۔

حدیث سی و دوم (۳۲)

ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم!

مَتَی السَّاعَةُ قَالَ وَیْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۹۱۱،

مسلم شریف ج ۲ ص ۳۳۱، مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۶)

یعنی قیامت کب ہے؟ حضور نے فرمایا تیری خرابی ہو تو نے کیا طیاری کی ہے قیامت کے لئے اُنہوں نے عرض کی کوئی چیز طیار نہیں کی ہے مگر ہاں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تو اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی چیز پر اتنا خوش و مسرور نہیں دیکھا جتنا اس ارشادِ اقدس کو سُن کر خوش ہوئے۔ رواہ البخاری ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث سی و سوم (۳۳)

حضور سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۶)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہے اُن لوگوں کے لئے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں۔اور میرے لئے اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور میرے لئے ملاقات کرتے ہیں۔ اور میرے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔رواہ مالك عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

وفی روایۃ الترمذی یقول اللہ تعالیٰ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَآءُ۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن اُن کے لئے نور کے منبر ہوں گے کہ اُن پر انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور شہداء غبطہ فرمائیں گے۔یعنی اگرچہ اُن سے شہداء کرام فضل کلی میں بڑھے ہوئے ہوں گے اور حضرات انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام تو ہر ایک غیر نبی پر فضلِ کلی میں بیشمار درجے برتر و بالاتر ہیں لیکن بروز قیامت شہداء وانبیاء علیہم الصلاہ والسلام بھی اپنے دلوں میں تمنا فرمائیں گے کہ کاش ان مُتَحَابِّیْن فی اللہ کی یہ جُزئی فضیلت بھی ہمیں عطا ہوتی۔

ف: یہ انعامات حبُ فی اللہ اور بغض فی اللہ کی جزا میں ہیں۔

حدیث سی و چہارم (۳۴)

سیأتی علی الناس زمان یصلی فی المسجد منھم الف رجل وزیادۃ، لایکون فیھم مؤمن ۔(کنزالعمال ۱۱،۱۵۶/۱۵۷)

یعنی عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجد میں ایک ہزار بلکہ اس سے زیادہ لوگ نماز پڑھیں گے مگر ان میں کوئی مؤمن نہ ہوگا۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما

باب الآثار

تیور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصِمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَ اللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِہَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَاھُوَ اِلَّا اَرَأَیْتُ اِنَّ اللّٰہَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ۔

(ترمذی شریف، ج ۲ رص ۸۴ ر، مسلم شریف، ج ۱ رص ۳۷ ر)

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس جہانِ فانی سے تشریف لے گئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور کچھ عرب مرتد ہوگئے (حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر جہاد کا ارادہ کیا) تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفۂ اول سے عرض کیا کہ آپ کیونکر اُن سے جہاد کریں گے حالانکہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جہاد با کفار کا حکم دیا گیا ہے اس وقت تک کہ لوگ لآاِلٰـہ اِلّا اللّٰـہ کہہ لیں۔ یعنی تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لے آئیں (مسلم شریف میں ہے وَیُؤْمِنُوْابِیْ وَبِمَاجِئْتُ) تو جو ایمان لے آیا اُس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا۔ مگر اسلام کے معاملے میں اور حساب اُس کا اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ضرور ضرور اُس شخص پر جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ عبادتِ مالی ہے خدا کی قسم اگر وہ اُس رسی کو بھی روکیں گے جو حضور کے زمانۂ حیاتِ ظاہری میں مدِّ زکوٰۃ میں دیتے تھے تو اُس کے لئے بھی میں ضرور

اُن پر جہاد کروں گا۔ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لئے ابوبکر صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اور میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے جو آپ کی رائے ہے۔
رواہ البخاری و مسلم عنہٗ۔

حضرت شیخ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا فرمان مبارک

اس کی شرح میں حضرت شیخ محقق مولینا الشاہ محمد عبدالحق قادری محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ''اشعۃ اللمعات'' میں فرماتے ہیں:

''درروایت آمدہ است کہ صحابۂ دیگر رضی اللہ تعالیٰ عنہم منع کردند ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوگفتند کہ اول عہد خلافت است ومخالفانِ جماعت کثیر اند۔ مبادا خللے وفتورے درکارخانہ اسلام راہ یابد وتوقف وتاخیر لائق می نماید ابوبکر گفت کہ اگر تمام مردم یک جانب شوند ومن تنہا باشم قتال می کنم وایں دلالت دارد برکمالِ شجاعتِ ابوبکر''۔

روایت میں آیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو منع فرماتے ہوئے کہا کہ خلافت کا آغاز ہے اور مخالفین اسلام کثیر ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اسلام کی کارگزاریوں یں خلل اور فتور حائل ہو۔ اس لئے توقف اور تاخیر بہتر معلوم ہوتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا اگر تمام لوگ ایک جانب ہو جائیں اور میں تنہا رہ جاؤں پھر بھی میں جنگ کروں گا۔ اور یہ واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کمال شجاعت پر دلیل ہے۔

نمونۂ شدت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

خلیفۂ دُوم امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دور خلافت میں ایک امام کا مسئلہ پیش آیا کہ وہ ہر نماز میں سورۂ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی (تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اُس پر یہ کہ ان کے پاس نابینا (عبداللہ ام مکتوم) حاضر ہوئے) کی ہی تلاوت کرتا تھا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اُس گاؤں میں جا کر اُس امام سے پوچھا کہ نماز میں کونسی سورت تلاوت کرتے ہو؟ اس نے کہا سورۂ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی پڑھتا ہوں۔ امیر المؤمنین نے پوچھا صرف یہی سورت کیوں پڑھتے ہو؟ اس نے کہا مجھے یہ سورت پڑھنے میں مزہ آتا ہے۔ اتنا سُننا تھا کہ

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے تیور بدل گئے، جلال میں چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: یہ بارگاہ رسالت پناہ سے تمہارے دل میں عناد ہے، تمہارے اس فعل سے منافقت ظاہر ہے اور صرف اس سورت کے پڑھنے پر اس کو قتل کر دیا۔ بظاہر وہ امام جو مسلمان تھا، کلمۂ اسلام پڑھنے والا، نماز پڑھنے والا، احکام شریعت پر عمل کرنے والا۔ صرف اس کے اس بیان پر کہ اس سورت کو پڑھنے میں مزہ آتا ہے، اُس کے دل کا عناد ظاہر ہوا اور ایسا عناد جو بارگاہِ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں اہانت آمیز تھا صرف اس بنیاد پر کلمہ پڑھنے والا نہ دیکھا، اسلامی صورت نہ دیکھی، مسلمانوں کا امام ہونا نہ دیکھا۔ دل کا عناد اور منافقت ظاہر ہونے پر امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے قتل کر کے واصل بجہنم فرما دیا۔

تیور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

ہر صاحبِ علم وانصاف پر جو تاریخ وسِیَر سے واقف ہے خوب روشن ہے کہ حضرت مولیٰ مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے خارجیوں کی نماز وقرآن خوانی وروزہ ودیگر عبادات کا خیال نہ فرمایا۔ اُن کے ساتھ یارانہ نہ کیا، دوستانہ نہ منایا بلکہ اُن پر قتال فرمایا۔ اور مسلمانوں کو حبّ فی اللہ وبغض فی اللہ کا سبق دیا۔ اللہ عزوجل کے غالب شیر مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ضیغم دلیر امیر المؤمنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے پانچ ہزار غیر مقلدین کو تہِ تیغ فرمایا جن کو خارجی کہا جاتا ہے اُن کی قبلہ روئی وکلمہ گوئی کا کچھ بھی لحاظ نہ فرمایا۔ جب حضرت مولیٰ علی نے پانچ ہزار غیر مقلدین تلوار کی گھاٹ جہنم اُتارے لوگ بولے خدا کا شکر ہے۔ جس نے انہیں ہلاک کیا اور ہمیں اُن سے راحت دی۔ حضرت مولیٰ علی نے فرمایا یوں نہیں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی اُن کے مَردوں کی پشت میں ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نہ آئے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن قیس بن عبادۃ ونحوہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی جعفر الفراء مولیٰ امیر المؤمنین۔ (تاریخ الخلفاء وغیرہ)

حدیث مرفوع میں ارشاد ہوا:

لَایَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ رواہ الامام احمد

والنسائی وابن جریر والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن ابی برزة الاسلمی ولابن جریر عن عبد الله بن عمرو وکنعیم بن حماد عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم یرفعانه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ آلهٖ وسلم (مشکوٰة شریف ص۳۰۹)

كُلَّمَا قُطِعَ قَرْنٌ نَشَأَ قَرْنٌ حَتّٰى يَخْرُجَ فِي بَقِيَّتِهِمِ الدَّجَّالُ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا یہ خارجی (غیر مقلد) ہمیشہ نکلتے رہیں گے جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اُٹھائے گی۔ یہاں تک کہ ان کے پچھلے مسیح دجال کے ساتھ نکلیں گے۔

جلالِ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلاً اَتىٰ اِبْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَاناً يَقْرَئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّهٗ قَدْاَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْاَحْدَثَ فَلَاتَقْرَأْهُ مِنِّى السَّلَامَ۔
(مشکوٰة شریف، باب الایمان بالقدر ص۲۳)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اُس نے کچھ بدمذہبی ایجاد کی ہے۔ اگر ایسا ہو تو میرا سلام اُس کو نہ کہنا۔ یعنی میری طرف سے اُس کے سلام کا جواب نہ دینا۔

رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجة۔

حضرت علامہ ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ:

ف: امام ابن حجر مکی اس حدیث کے ماتحت شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

”لِاَنَّا اُمِرْنَا بِمُهَاجَرَةِ اَهْلِ الْبِدَعِ“

یعنی جوابِ سلام سے اس لئے منع فرمایا کہ بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری اور اُن سے دُور رہنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

جلال شہیدان کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

فرزند رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے میدانِ کربلا میں اُن مدعیانِ اسلام کے ساتھ میل جول یارانہ نہیں کیا اور دوستانہ نہیں گانٹھا، یزید کو جو ایک صحابی جلیل حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بیٹا تھا اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مسلک پر بھی اُس وقت تک اُس کے کفر بلکہ بدمذہبی کا بھی کچھ ثبوت ہرگز نہ تھا اپنا قائد اعظم نہ مانا۔ اس کی بیعت نہ فرمائی، اُسے امیر المؤمنین تسلیم نہ کیا، کلمہ گو اہل قبلہ نماز پڑھنے، مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کا ساتھ نہ دیا، پالیسی نہیں برتی، تقیہ نہ فرمایا۔ ایک فاسق و فاجر کو قائد اعظم بنانے کے متعلق حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا دافع کرب و بلا شہزادۂ گلگوں قبا علیٰ جدہٖ وعلیہ الصلاۃ والسلام والثنا نے دشتِ جفا کے تپتے ہوئے ریت پر اپنے مقدس خون کے حرفوں سے وہ مبارک سبق لکھ دیا جس کو ہر سال محرم کا چاند از سرِ نو زندہ کر دیا کرتا ہے۔ پھر کھلے ہوئے مرتدوں بدمذہبوں سے اتحاد کس قدر شدید حرام ہوگا۔ (کتب عامہ)

وہی فرقۂ ناریہ وہابیہ دیابنہ جن کی گندی گھنونی کفری عبارتیں ہم شروع میں ذکر کر آئے انھیں کی منحوس قلموں کی ناپاک سیاہی نے شہزادۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، شہنشاہ نوجوانانِ جناں، حضرت سیدنا وسندنا وامامنا وعوننا ومعیننا امام حسین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیٰ جدہٖ الکریم وعلیہ کی شان والا میں بھی صفحات کے صفحات سیاہ کئے ہیں۔ اور بات یہ ہے کہ جس سیاہ دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو اس میں فرزند رسول اللہ کی محبت کیونکر ہو سکتی ہے۔

وہابیوں دیوبندیوں کا مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتا ہے:

''محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے''۔ (فتاویٰ رشیدہ کامل ص ۱۴۷)

اور اسی میں آگے صفحہ نمبر ۴۴۸ پر ہندوؤں کی ہولی دیوالی کی پوری کچوری کو کھانا درست لکھتا ہے۔

انہیں کا مولوی محمود عباس دیوبندی کتاب ''خلافت معاویہ ویزید'' میں جگہ جگہ امام عالیمقام کی توہین کرتا ہے۔بطور مشت نمونہ از خروارے ہم چند عبارتوں کو ذکر کرتے ہیں۔ اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

> ''کسی ایک صحابی نے بھی نہ متفق علیہ خلیفۂ وقت کے خلاف خروج و بغاوت کو کسی طرح جائز و مناسب سمجھا اور نہ حضرت حسین کے خروج نے اُن کا ساتھ دیا'' (ص ۲۹)

یعنی معاذ اللہ امام عالی مقام نے خروج و بغاوت فرمائی تھی اور امام عالی مقام غلطی پر تھے کہ صحابہ میں سے کسی نے بھی اُن کا ساتھ دیا نہ اُن کو صحیح سمجھا۔ پھر آگے اپنی یزیدیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> ''خود یزید کی فطرت وطینت میں پایا جاتا تھا اس کی زندگی میں شجاعت و بسالت تو ملتی ہے ظلم وشقاوت کا نشان نظر نہیں آتا نرمی اور مرتبہ شناسی تو نظر آتی ہے گستاخی اور سنگ دلی کا پتہ نہیں چلتا'' (ص ۶۴۳)

پھر آگے لکھتا ہے:

> ''یہ ترک طلب اور بیعت پر تیار ہو جانا ہی وہ چیز ہے جو حضرت حسین کو ان حدیثوں کی زد سے بچالے گئی جن میں امارت قائمہ سے خروج کرنے والے کو واجب القتل قرار دیا گیا ہے''۔ (ص ۶۴۰)

کیسی صاف شدید توہین کر رہا ہے کہ ترک طلب اور بیعت پر تیار ہو جانا یعنی معاذ اللہ امام عالیمقام کو حکومت اور امارت کی طلب تھی۔ اور وہ یزید کی بیعت پر راضی بھی ہو گئے تھے۔ اور معاذ اللہ امام عالی مقام کا قتل واجب تھا۔

اور آگے چلئے۔ کتاب ''تجدید احیائے دین'' میں ایک اور یزیدی وہابی مولوی نے اپنی نجاست قلبی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ:

> ''اجمیر بہرائچ کلیر جانا اتنا بڑا گناہ ہے جیسے کسی مسلمان کو قتل کرنا یا کسی مسلمان لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کرنا''۔

(لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، اَللّٰھُمَّ اَحْصِیْھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَاتُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا)

نبیرۂ امام عالیمقام حضرت سیدنا ابو جعفر باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال لاتجالسوا اصحاب الخصومات ،فانهم يخوضون فى آيات الله
(اخرجه الدارمی فی سننه باب اجتناب اهل الاهواء والبدع و الخصومة الرقم / ٤٠٠ جلد ١ / ص ١٢١)

یعنی حضرت سیدنا ابو جعفر باقر محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں بدمذہبوں کے ساتھ مت بیٹھو، کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں میں بے جا دخل دیتے ہیں، غلط معنی بیان کرتے ہیں۔ (رواه الدارمی)

حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ کا تصلب فی الدین

دارمی شریف میں اسماء بن عبید سے روایت ہے کہ:

دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ الْاَهْوَآءِ عَلٰی اِبْنِ سِیْرِیْنَ فَقَالَا یَااَبَابَکْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِیْثٍ فَقَالَ لَا قَالَا نَقْرَءُ عَلَیْكَ اٰیَةً مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَالَتَقُوْمَانِّ عَنِّیْ اَوْلَاَقُوْمَنَّ قَالَ فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ یَااَبَابَکْرٍ وَمَا کَانَ عَلَیْكَ اَنْ یَّقْرَءَ عَلَیْكَ اٰیَةً مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْرَءَ عَلَیَّ اٰیَةً فَیُحَرِّفَانِهٖ فَیَقِرُّ ذٰلِكَ فِیْ قَلْبِیْ۔

(فتاویٰ رضویہ ج۱۵/ص۱۰۶/سنن الدارمی باب اجتناب اهل الاهواء ج۱/ص۳۸۹/)

یعنی دو بدمذہب آدمی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔عرض کی اے ابوبکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔آپ نے فرمایا نہیں اُن دونوں نے عرض کی قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھیں۔فرمایا نہ۔یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں گا۔آخر وہ دونوں نکل گئے۔پھر کسی نے عرض کی اے ابوبکر آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھ دیتے۔امام نے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر اُس کے معنی میں کچھ تحریف کریں اور وہی میرے دل میں جگہ کر لے۔

ف: دیکھو دیکھو! بدمذہب کے منہ سے قرآن کریم کا سُننا بھی منع ہے۔غور کرو کہ ائمۂ دین کو وہ

خوف تھا اور آج جہالِ بے خرد کو یہ بے باکی ہے!

حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسی مسند دارمی شریف میں سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے کہ:

اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْاَهْوَآءِ قَالَ لِاَيُّوْبَ يَااَبَابَكْرٍ اَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ فَوَلّٰى وَهُوَ يُشِيْرُ بِاَصْبَعِهٖ وَلَانِصْفَ كَلِمَةٍ وَاَشَارَلَنَا سَعِيْدٌ بِخِنْصِرِهِ الْيُمْنٰى۔
(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵/ص ۱۰۶/ سنن الدارمی باب اجتناب اهل الاهواء ج ۱/ص ۳۹۰/)

یعنی ایک بدمذہب نے ایوب سختیانی سے کہا اے ابوبکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں امام نے فوراً اُس سے روگردانی فرمائی اور اپنی انگلی سے اشارہ کر کے فرماتے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کر کے بتایا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور اسی مسند دارمی شریف میں ایک روایت اور کلثوم بن جبیر سے ہے:
اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيْدَبْنَ جُبَيْرٍ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ ازيشاں۔
(سنن الدارمی باب اجتناب اهل الاهواء ج ۱/ص ۳۹۰/)

یعنی کسی نے سعید بن جبیر سے کچھ پوچھا۔ تو آپ نے جواب نہ دیا۔ تو اُس کا سبب آپ سے پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا "منهم" ہے۔ یعنی بدمذہبوں سے ہے۔

شہزادہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ

بخاری شریف میں ہے:
"كَانَ اِبْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ"
(بخاری شریف ج ۱/ص ۱۰۲۴/
دستورالوحدة الثقافية بين المسلمين باب دستورالحدة بين ج ۱/ص ۱۴۱/)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں (غیر مقلدوں) کو بدترین مخلوق جانتے تھے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایمانی وصیتیں

عینی شرح بخاری جلد یازدہم صفحہ ۱۴۰ رمیں ہے۔

وفی التوضیح من کتاب الاسفرائینی کانٔ عبدالله بن عمروابن عباس و ابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالك وابوهريرة وعقبة بن عامر وَاَقْرَانُهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ یُوْصُوْنَ اِلیٰ اَخْلَافِهِمْ بِاَنْ لَایُسَلِّمُوْا عَلَی الْقَدْرِیَّةِ وَلَایَعُوْدُوْهُمْ وَلَایُصَلُّوْا خَلْفَهُمْ وَلَایُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ اِذَامَاتُوْا

(عینی شرح بخاری جلد ۱۱ رص ۱۴۰)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن ابی اوفی اور جابر اور انس بن مالک اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اُن کے زمانہ والے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے بعد والوں کو وصیتیں فرماتے تھے کہ قدری بدمذہبوں کو سلام نہ کرنا اور اُن کی مزاج پُرسی نہ کرنا اور اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور جب وہ مرجائیں تو اُن کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا۔

یہ مبارک روایتیں ہر مسلمان پڑھے اور غور کرے کہ کس قدر تصلب وپختگی کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اور حب فی اللہ وبغض فی اللہ کا سبق پڑھایا جارہا ہے۔

فرمانِ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور پُرنور سلطانِ بغداد سید الافراد قطب الارشاد غوث صمدانی قطبِ ربانی محبوبِ سبحانی سید عبدالقادر جیلانی حسنی حُسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "غنیۃ الطالبین" شریف میں فرماتے:

لَایُکَاثِرُ اَهْلَ الْبِدَعِ وَلَایُدَانِیْهِمْ وَلَایُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ لِاَنَّ اِمَامَنَا اَحْمَدَبْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَحَبَّهٗ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ تَحَابُّوْا وَلَاتُجَالِسُهُمْ وَلَایَقْرُبُ مِنْهُمْ وَلَایُهَنِّیْهِمْ فِی الْاَعْیَادِ وَاَوْقَاتِ السُّرُوْرِ وَلَایُصَلِّیْ عَلَیْهِمْ اِذَامَاتُوْا وَلَایَتَرَحَّمُ عَلَیْهِمْ اِذَاذُکِرُوْا بَلْ یُبَایِنُهُمْ وَیُعَادِیْهِمْ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُعْتَقِدًا بُطْلَانَ مَذْهَبِ اَهْلِ الْبِدْعَةِ مُحْتَسِبًا بِذٰلِكَ الثَّوَابَ الْجَزِیْلَ وَالْاَجْرَالْکَثِیْرَ قَالَ و

قَالَ فُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَالْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ وَاِذَاعَلِمَ اللّٰهُ مِنْ رَجُلٍ اَنَّهٗ مُبْغِضٌ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ رَجُوْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ قَلَّ عَمَلُهٗ وَاِذَارَاَيْتَ مُبْتَدِعاً فِيْ طَرِيْقٍ فَخُذْ طَرِيْقاًاٰخَرَ ☆

یعنی بدمذہبوں کی مجلس جلسہ میں جا کراُن کی گنتی کو نہ بڑھائے اُن کے پاس نہ پھٹکے۔اُن پر سلام نہ کرے کہ ہمارے :

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا بدمذہب کو سلام کرنا اُسے دوست بنانا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہو جاؤ گے۔بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے،اُن کے نزدیک نہ جائے اور اُن کی عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے اور مر جائیں تو اُن پر نماز نہ پڑھے،اُن کا تذکرہ ہو تو اُن کے لئے دُعائے رحمت نہ کرے بلکہ اُن سے جدا رہے۔اور اللہ کے واسطے اُن سے دشمنی رکھے۔اس اعتقاد کے ساتھ کہ اُن کا مذہب باطل ہے اور اس جدائی وعداوت میں ثواب عظیم اور اجرِ کثیر کی اللہ تعالیٰ سے امیدِ قوی رکھے۔اور :

فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اُس کے عمل اللہ تعالیٰ حبط کر دے،مٹا دے اور اُس کے دل سے نورِ ایمان کو نکال دے۔اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دیکھے کہ وہ بدمذہب سے اللہ کے لئے بغض رکھتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے۔اگرچہ اس کے نیک عمل تھوڑے ہوں۔اور جب کسی بدمذہب کو راستے میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو جاؤ۔اور اسی کتاب مستطاب میں ہے : ....

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شرح مقاصد میں فرماتے ہیں:

وحکم المبتدع البغض و العداوۃ و الاعراض والاھانۃ والطعن واللعن☆

یعنی بدمذہب کا حکم یہ ہے کہ اُس سے بغض رکھا جائے اس سے دشمنی رکھی جائے اور اس سے دور رہا جائے، اس کی اہانت اور اس پر لعن طعن، ردّ وطرد کیا جائے۔ ...... اور :

شرح شفا للملاعلی القاری [علیہ رحمۃ الباری]

جلد ثانی میں بیان علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں ہے:

وَمُجَانَبَةُ مَنْ خَالَفَ سُنَّتَهٗ (اَیْ طَرِیْقَتَهٗ اَیْ عَمَلَ بِغَیْرِهَا وَابْتَدَعَ فِیْ دِیْنِهٖ) اَیْ اَظْهَرَ الْبِدَعَ فِیْ سَبِیْلِهٖ ☆

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت رکھنے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طریقے کے خلاف کرے یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین میں بدعت بدمذہبی نکالے اس سے اجتناب و پرہیز رکھا جائے۔

اور اسی شرح شفا میں بیان خیر خواہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تحت میں ہے :

وَمُجَانَبَةُ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِهٖ وَانْحَرَفَ عَنْهَا (وبغضه) وَالتَّحْذِیْرُ مِنْهُ ☆

یعنی مسلمانوں کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خیر خواہیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص حضور کی شریعت کے خلاف ہو اس سے پرہیز کرنا اور اس سے بغض رکھنا اور اس کی صحبت سے دور رہنا چاہئے ....

درالمختار میں ہے :

(قَوْلُهٗ صَاحِبِ بِدْعَةٍ) اَیْ مُحَرَّمَةٍ وَاِلَّا فَقَدْ تَکُوْنُ وَاجِبَةً کَنَصَبِ الْاَدِلَّةِ لِلرَّدِّ عَلٰی اَهْلِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ ☆

یعنی علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گمراہ بدمذہب فرقوں کے رد کے لئے دلائل قائم کرنا اور ان کا ردّ وطرد کرنا واجب ہے۔

شہنشاہ ہندوستان سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اکابر واعاظم اہل سنت اپنے اپنے ادوار میں جن جن فرقہائے باطلہ وفتنہائے ضالہ کو پاتے نہایت شدت وغلظت کے ساتھ بہرصورت اس کا سدباب اوراس کی سرکوبی میں ہمہ تن مصروف ہوجاتے۔اس اجمال کی تفصیل میں کتب تاریخ وسیر کی ضخیم مجلدات بھری ہوئی ہیں۔سرِ دست شہنشاہ ہند کے ورودِ مسعوداور تاریخ ہند کے ایک خفیف حصے کوذکرکر کے بتانا یہ ہے کہ مقصد تبلیغ دین میں یہ اولیائے کرام اور علمائے اہل سنت باہم متحد ومتفق ایک ہی راہ پر گامزن ہیں۔پس جسے اس راہ میں جوکانٹاو پتھرنظر آیا زائل کیا، جودرندہ حملہ آورہوا تیغ رحمانی سے گھائل کیا،ہاں آلات وآداتِ حرب مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے الگ الگ عطافرمائے۔کسی نے کشف وکرامت توکسی نے دلائل و تمسکات کا استعمال کیا۔خواجۂ خواجگاں،شہنشاہ ہندوستان چارہ سازِ دردمندان ،مونس بے کساں عطائے رسول معین الحق والدین حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیر منقسم زمین ہند پراس وقت قدم رنجہ فرمایاجب کہ یہاں ہر چہار سمت میں کفروشرک کی جھنڈیاں لہرارہی تھیں۔آپ نے اعزازِ دین سے ان جھنڈیوں کوسرنگوں فرمایااور پرچم اسلام نصب فرمایا۔جس کے تلے لاکھوں لاکھ کلمۂ طیبہ پڑھتے کفر کی نجاستوں سے پاک ہوتے آجمع ہوئے۔

ظاہر ہے کہ اس وقت نہ وہابیت ، دیوبندیت جیسے فرقے پیدا ہوئے تھے،نہ ان کے کفری عقیدے۔لہٰذااس وقت نہ تصنیف وتالیف نہ جلسے جلوسوں کاماحول ہموارکہ جوقوم اسلام وقرآن کریم ہی سے نہ آشنا ہواس کودلیل نقلی دیں تو کہاں سے،کون جلسے کروائے اورکون جلوسوں میں شریک ہو۔ فلہٰذا ضرورت تھی کہ پہلے وہ اسلام قبول کریں،ایمان لائیں۔اورہوابھی یوں ہی۔توحضورغریب نوازرضی اللہ عنہ، نے کشف وکرامات وغیرہ سے جس انداز میں تبلیغ دین فرمائی تولاکھوں دولت ایمان سے مشرف ہوئے۔اورکتنے غیظ وغضب میں جل کرکوئلہ ہوئے۔جوگی جیپال پرنظرڈالی توحضرت عبداللہ بیابانی بناڈالا، کتاب مستطاب ''سبع سنابل شریف''میں ہے کہ:

> '' منقول ہے کہ جب خواجۂ جہاں خواجہ معین الحق والدین چشتی قدس سرہٗ مقام اجمیر معلّٰی پہنچے ایک روزآپ ایک جگہ تشریف رکھتے تھے۔اوروہیں پتھر کے دوبت

نصب تھے۔ایک مرد کی صورت دوسرا عورت کی شکل میں۔اسی وقت راجہ خواجہ کو دیکھنے کیلئے حاضر آیا۔آپ نے فرمایا کہ کون ہے؟ کہا کہ اس ملک کا راجہ میں ہی ہوں۔فرمایا کیوں آیا ہے؟ جواب دیا کہ قدم بوسی کیلئے۔ارشاد فرمایا کہ اے راجہ تم لوگ ان بتوں کو معبود بنا کر پوجتے ہو۔کیا ان کی وجہ سے کوئی مشکل بھی ٹلی؟ کوئی اعانت اور مدد پہنچی؟ راجہ نے جواب دیا کہ تمام چیزیں اسی کے نور کی جلوہ گاہ ہیں اور ہر جلوہ گاہ میں اس کا ظہور ہے۔تو ہم اس جلوہ گاہ کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ کے ظہور پر توجہ کرتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر پتھر کے مظہر میں ظہور حق کی طرف متوجہ ہوتے ہو تو پتھر کو مخلوق کی صورت کیوں تراشتے ہو؟ اگر انسان کہ وہ جلوہ روح القدس کا مظہر ہے وہ جمادات کو پوجے تو وہ اپنی ہستی سے غافل ہے، خود کو برباد کر رہا ہے۔راجہ یہ سن کر لاجواب ہوا۔خواجہ نے اس بت کو جو مرد کی صورت میں تھا بلایا اور فرمایا ''اے شادی غلمٹے !اس نے کہا حاضر ہوں ارشاد ہوا یہاں آ وہ چلا آیا، پھر آپ نے اس بت سے جو عورت کی شکل میں تھا فرمایا اے لکھمی لونڈی! اس نے جواب دیا حاضر ہوں ارشاد ہوا اِدھر آ! وہ بھی آ گئی۔آپ نے دونوں سے فرمایا کہ یہ کافر تمہیں اخلاص ومحبت سے پوجتے ہیں اور محبت اور لگاوٹ کی گرہ تمہارے ساتھ باندھتے ہیں۔تم اُن سے خوش ہو یا نہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ اے خواجہ اگر پتھروں کی زبان ہوتی تو ان پر لعنتوں کی خاک اُڑاتے۔اور اگر بھاگ سکتے تو بیابان کی طرف نکل جاتے۔اے ہمارے مخدوم وہ جو خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ **وقودھا الناس والحجارۃ** کہ جہنم کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے۔تو وہ آدمی ہماری عبادت کرنے والے ہیں اور وہ پتھر ہم ہی ہیں کہ ان کی وجہ سے ہم جہنم کا ایندھن بنے ہیں''۔

سبحان اللہ! کتنی زبردست شدت وغلظت ہے کہ حاکم وقت کے سامنے ہی اس کے معبود باطل کی تردید فرما رہے ہیں۔اسی ''سبع سنابل شریف'' میں ہے:

''کہتے ہیں کہ خواجگان چشت نے اپنی تلواریں بغیر نیام کے لٹکادی ہیں اور کسی پر

اُٹھاتے نہیں ہیں۔مگر جو شخص اس سے خود اُلجھتا ہے یقیناً زخمی اور مجروح ہو جاتا ہے''۔

حضرت شیخ میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ السامی

اسی کتاب مستطاب ''سبع سنابل شریف'' میں فرماتے ہیں:

'' شریعت محمدی اور دین احمدی وہ بے عیب اور سیدھا راستہ ہے جس پر حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس اور اپنی امت میں سے لاکھوں ولیوں صالحوں شہیدوں اور حق پسندوں کو لے کر چلے، اُسے شکوک وشبہات کے خس وخاشاک اور کانٹوں سے پاک کیا۔اس کی نشانیوں اور منزلوں کو مقرر اور واضح کیا۔ہر قدم پر ایک نشان قائم کیا۔اور ہر سرائے میں توشہ ٔراہ رکھا۔اور ڈاکوؤں سے حفاظت کے لئے ایک قوی قافلہ سالار ہموار کیا۔تو اگر کوئی ہوس کا بندہ ،دین میں نئی باتیں تراشنے والا،کسی دوسرے راستے پر بلائے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کی بات پر کان نہ دھریں۔اور سچے دین کی حمایت میں اس کو دُھتکار دینا اپنے فرائض میں شمار کریں۔ آخر یہ اہل بدعت وضلالت وہی تو فرقہ ہے جو اپنے آپ کو اسلام کے لباس میں محض دھوکہ دہی کی خاطر ظاہر کرتا ہے۔اور اپنے خراب عقیدوں کو سینے میں چھپائے رکھتا ہے اور ظاہر میں مسلمانوں میں گھلا ملا رہتا ہے۔اور خود کو حق آگاہ عالموں کی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔اور جب موقع پاتا ہے ایمانی عقیدوں کو بگاڑنیا اور اسلامی ستونوں کو ڈھانے کیلئے نئی بنیاد قائم کرتا ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کے پاک دلوں کو فطری پاکی سے پھیر دیتا ہے۔خود کو اسلامی سپر کے پردے میں چھپاتا اور مخلوق خدا کی نظروں سے چھپ کر لوگوں کو بدعت اور گمراہی کی جانب بُلاتا ہے۔اور یہ اسلام کے سادہ دل مسلمان جو نیک اور بد اور سنت وبدعت کو نہیں پہچانتے،ان کی فصاحت بھری عبارتوں اور بلاغت سے پُر کلمے پر بھول کر دین کے دشمن اور شیطان کے ساتھی بن جاتے ہیں۔اور جب علمائے دین اور بزرگان اسلام کے علم کی روشنی سے ان کی گمراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں تو لامحالہ یہ لوگ اہل شریعت کو اپنا دشمن بنا لیتے

ہیں۔اور اللہ والے علماء جو حقیقتاً آسمان اسلام کے ستارے ہیں لوگوں کو ان انسانی شیطانوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔اوران کے نورانی سانس شہاب ثاقب کی طرح شر یعت کے ان اچکوں کو چاروں طرف سے ہانک دیتے ہیں۔اوران کو پتھراؤ اور سنگ اندازی سے متفرق کردیتے ہیں۔پس اے بھائیو! خوب جان لو کہ سنت کے بھیدوں کی گہرائیوں کو جاننا اور بدعت کے نشانوں کی اندرونی باتوں کو معلوم کرنا ممکن ہی نہیں۔جب تک ایمان اور اسلام کی روشنی اور محبت و تعظیم کی رہبری میسر نہ ہو"۔

(سبع سنابل شریف)

رئیس المسلمین محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اسلام کا ساز چھڑا ہو اور حامل لواء المؤمنین ناصر الدین المتین رئیس المسلمین رأس المجاہدین الامام العادل ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر انار اللہ تعالیٰ برہانہ، وافاض علیہم شابیب غفرانہ، کا ذکر چھوڑا ہو کیونکر مناسب ہوگا۔آپ کے تجدیدی کاموں میں سے فتاویٰ عالمگیری وہ فعل سعید ہے جس کے سبب مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے آپ کا نام صفحۂ ہستی پر برقرار رکھا۔منقول ہے کہ آپ نے شیخ الوقت عمدۃ العلماء علامہ امام شیخ نظام قدس سرہٗ المقام کی رہنمائی میں فتاویٰ عالمگیری کی جمع وترتیب کی درخواست فرمائی۔اور پھر ہندوستان کے نوادر و جواہر لعل و گہر اور علمائے کرام کی ایک مستند جماعت اس کام میں حضرت شیخ نظام قدس سرہٗ کے زیر نگرانی منہمک ہوگئی۔وہ جماعتِ علماء کتنے افراد پر مشتمل تھی کہ اس بارے میں روایات مختلف ہیں۔۳۵/۴۰/۱۰۰/ تو کہیں ۵۰۰ تک کا ذکر ملتا ہے۔سلطان عادل اور مرتبین علماء کا یہ وہ احسان عظیم ہے جس کا شکریہ پوری امت علی الخصوص مقلدین مذہب حنفیہ پر واجب ہے۔گویا اطراف واکناف عالم میں بکھرے موتیوں کو ایک تسبیح میں ابواب وفصول فقہیہ پر معروف ترتیت کے مطابق پرو دیا گیا ہے۔کہ یہ مجموعہ نام کو تو فتویٰ ہے مگر حقیقت میں اصول ومتون وتخریجات وفتاویٰ وشروح نوادر بے شمار فوائد کا جامع ذخیرہ ہے۔جس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ تب سے لے کر اب تک تمام علمائے حنفیہ اس کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہنے کے ساتھ ساتھ محل استدلال میں پیش کرتے رہے

ہیں۔یہاں تک کہ امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک فتاویٰ جابجا عالمگیری کے مہکتے تمسکات سے معطر نظر آتے ہیں۔

اسی فتاویٰ عالمگیری میں ''الباب التاسع فی احکام المرتدین'' میں ہے:ویحبس ثلاثة ایام فان اسلم و الاقتل هذااذااستمهل فامااذالم یستمهل قتل من ساعته ولافرق فی ذالك بین الحر والعبد كذافی السراج الوهاج۔ یعنی مرتد تین روز تک قید خانے میں قید کیا جائے گا پس اگر اس میں مسلمان ہوگیا تو خیر ورنہ قتل کردیا جائے گا۔اور یہ بھی اس وقت ہے کہ اس نے کچھ مہلت مانگی ہو۔اور اگر اس نے مہلت طلب نہ کی تو اسی وقت قتل کردیا جائے گا۔اور اس حکم میں غلام اور آزاد کے درمیان کچھ فرق نہیں ہے۔سراج وہاج میں اسی طرح ہے۔پھر اسی باب میں آگے لکھا ہے کہ:

> وان هو تاب ضربه ضربًا وجیعًا ولا یبلغ به الحدثم یحبسهٗ ولایخرجهٗ من السجن حتیٰ یریٰ علیه خشوع التوبة ویریٰ من حالهٖ حال انسان قد اخلص فاذا فعل ذالك خلیٰ سبیلهٗ ☆

یعنی اگر توبہ کی تو اس کو (سلطان اسلام) نہایت تکلیف دہ مار مارے گا مگر حد شرعی تک نہ ہو۔پھر اس کو قید کرے گا اور قید خانے سے نہیں نکالے گا یہاں تک کہ خشوع توبہ کے آثار ظاہر ہوں اور اس کے ظاہر حال سے ایسے شخص کا سا حال ظاہر ہو جو مخلص ہو توبہ میں۔جب ایسا کرے تو اس کی راہ چھوڑ دی جائے گی۔

خیال رہے کہ یہ احکام دیگر مرتدوں کے ہیں۔اگر کوئی شخص توہین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرکے مرتد ہوا اس کی توبہ مقبول ہوگی نہ عذر قبول۔بلکہ سلطان اسلام اس کو علی الفور قتل کرے گا۔اور اس کی توبہ کا معاملہ علم الٰہی پر چھوڑ دیا جائے گا۔ (عامہ کتب)

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قبلہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ کے تحت میں فرماتے ہیں:

''درحدیث شریف وارد است کہ اِذَا لَقِيْتَ الْفَاجِرَ فَالْقِهٖ بِوَجْهٍ خُشْنٍ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں جب فاجر سے ملے تو اس سے ترشروئی کے ساتھ ملاقات کر۔

اور تفسیر حقائق التنزیل میں ہے۔قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التَّسْتَرِی مَنْ صَحَّحَ اِيْمَانَهٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِيْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَايَأْنَسُ اِلَى الْمُبْتَدِعِ وَلَايُجَانِسُهٗ وَلَايُؤَاكِلُهٗ وَلَا يُشَارِبُهٗ وَيُظْهِرُ

لَهُ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلٰى مُبْتَدِعٍ نُزِعَ نُوْرُ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ یعنی جو شخص اپنے ایمان کو صحیح و درست کرلے گا اور توحید اسلامی کا اقرار کرے گا تو یقیناً وہ شخص کسی بدمذہب و بددین سے اُنسیت دوستی نہیں رکھے گا اور نہ اُس کے ساتھ بیٹھے اُٹھے گا۔ اور نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا۔ اور اس بدمذہب کی عداوت و دشمنی ظاہر کرے گا۔ اور جو بدمذہب کے ساتھ مداہنت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کی چاشنی کو چھین لے گا۔ اور جو بدمذہب کے ساتھ دوستی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لے گا۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔......

..... اور **مدخل ابن الحاج** جلد اول میں ہے :

> قَدْ نَقَلَ الامَامُ ابو حَامِدِ الْغِزَالِیُّ فِیْ كِتَابِ الالجَامَ فِیْ ذمِ الْعَوَام له اِتَّفَقَتِ الْاُمَّةُ قَاطِبَةً عَلٰى ذَمِّ الْبِدَعِ وَزَجْرِ الْمُبْتَدِعِ وَتَعْتِيْبِ مَنْ يَعْدِفُ بِالْبِدْعَةِ فَهٰذامَفْهُوْمٌ عَلَى الضَّرُوْرَةِ بِاالشَّرْعِ وَهُوَ غَيْرُ وَاقِعٍ فِیْ مَحَلِّ الظَّنِّ ☆

یعنی ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب الالجام فی ذم العوام میں نقل فرماتے ہیں کہ تمام امت متفق ہے اس بات پر کہ بدمذہبی کی بُرائی بیان کی جائے اور بدمذہب کو جھڑکا جائے اور عتاب کیا جائے اا ور ایسا کرنا بطور ضرورت اور بداہت اور یقین کے شریعت مطہرہ میں ثابت ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ ...... اور **خزانۃ الروایات** ...... اور **محیط**...... اور **ذخیرہ** میں ہے۔

لَايَنْبَغِىْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَقْبَلَ هَدِيَةَ الْكَافِرِفِى يَوْمِ عِيدِهِم وَلوقَبِلَ لَا يُعْطِیْ وَلَا يَرسِلُ وَاِلَيْهِمْ ☆ یعنی مسلمان کو یہ نہیں چاہئے کہ کافروں کے تہواروں میں اُن کا ہدیہ قبول کرے۔ اور اگر کسی سبب سے قبول کرلیا تو اس کا بدلہ نہ اُن کو دے اور نہ ان کے گھر بھیجے۔ کیونکہ اس میں ان کے ساتھ اتفاق واتحاد ثابت ہوتا ہے۔

جب کھلے کافروں کے ساتھ یہ حکم ہے تو مرتدوں کے ساتھ الفت ومحبت ومؤانست مخالطت کا کیسا شدید حکم شرعی ہوگا۔

ارشادات مبارکہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۹۳؍ میں صفحہ ۱۹۳؍ پر حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں:

ارشادِ اول

''آں سرورِ دین و دنیا علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام در بعضے ادعیۂ خود اہل شرک را بایں ہمہ عبارت نفریں فرمودہ اند اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شِمْلَھُمْ وَ فَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَخَرِّبْ بُنْیَانَھُمْ و خذھم اخذ عزیز مقتدر''

یعنی حضور سرورِ دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفریں فرمائی ہے کہ اللہ اُن کے جتھے توڑ دے، اُن کی جماعت کو منتشر کر دے، اُن کی بنیادوں کو ویران کر دے اور ان کو عزت وقدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمالے۔

ارشادِ دوم

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳؍ میں صفحہ ۱۶۵؍ پر تحریر فرماتے ہیں:

''حق سبحانہٗ وتعالیٰ حبیبِ خود را علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام می فرماید یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخُلقِ عظیم ست بجہادِ کفار وغلظت بایشاں امر فرمود معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخلِ خُلقِ عظیم ست پس عزتِ اسلام در خواریٔ کفر و اہلِ کفر ست کسے کہ اہلِ کفر را عزیز داشت اہلِ اسلام را خوار ساخت۔ عزیز داشتن عبارت ازاں نیست کہ البتہ ایشاں را تعظیم کنند و بالا نشانند در مجالسِ خود جائے دادن و بایشاں مصاحبت نمودن و میزبانی کردن ایشاں داخلِ اعزاز ست در رنگِ سگاں ایشاں را دور باید داشت و اگر غرضے از اغراضِ دنیوی بایشاں مربوط باشد و بے ایشاں میسر نشود شیوۂ بے اعتباری را مرعی داشتہ بقدرِ ضرورت بایشاں باید پرداخت''۔

یعنی اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجئے اور ان پر شدت فرمایئے تو اس میں اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جو خُلقِ عظیم کے ساتھ موصوف ہیں کافروں پر جہاد اور ان پر غلظت فرمانے کا حکم دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کیساتھ شدت وغلظت برتنا خُلقِ عظیم میں داخل ہے۔ تو اسلام کی عزت کفار کی ذلت ورسوائی میں ہے۔ جس نے اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو عزت دی اُس نے اہلِ اسلام کو ذلیل کیا۔ عزت دینے کے معنی صرف یہ نہیں ہیں کہ اُن کی تعظیم ضرور ہی کریں اور اُن کو اونچی جگہ بٹھائیں بلکہ اپنی مجلسوں، جلسوں میں اُن کو جگہ دینا، اُن کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، اُن کی مہمانی کرنا بھی عزت دینے ہی میں داخل ہے۔ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہئے۔ اور اگر دنیاوی غرضوں میں سے کوئی غرض اُن سے متعلق ہو اور اُن کے بغیر حاصل نہ ہو تو ان پر اعتبار واعتماد قطعاً نہ کرتے ہوئے بقدرِ ضرورت اُن سے برتاؤ کریں۔

ارشادِ سوم

یہی حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۶/ میں صفحہ ۳۲۶/ پر فرماتے ہیں:

''حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ایں ہمہ بزرگی کہ یافت وشجرۂ انبیاء گشت بواسطۂ تبرّی از دشمنانِ اوتعالیٰ بودہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرَاھِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اِذْقَالُوْا لِقَوْمِھِمْ اَنَابُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَفَرْنَابِکُمْ وَبداابیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہٗ وہیچ عملے درنظرِ ایں فقیر از برائے حصولِ رضائے حق جل جلالہٗ برابر تبری ایں نیست۔

یعنی رحمٰن جل جلالہٗ کے دوست حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ جو کچھ بزرگی پائی اور شجرۂ انبیاء ہوگئے یہ سب اسی واسطے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بری وبے زار تھے اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے۔ بیشک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اوراس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک ہم بے زار ہیں تم سے اوران سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اورتم میں دشمنی وعداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ اوراس فقیر (یعنی مجدد صاحب) کی نظر میں اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لئے خدا اور سول کے دشمنوں سے نفرت وبے زاری رکھنے کے برابر کوئی کام نہیں ہے۔

ارشادِ چہارم

حضرت امام ربانی مجددالفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۵۴/ میں صفحہ ۵۴/ پر اپنے خلیفہ شیخ سید فرید علیہ الرحمہ کو تحریر فرماتے ہیں:

''اجتناب از صحبتِ مبتدع لازم ست وضرر صحبتِ مبتدع فوقِ ضررِ کافر ست''۔

یعنی مسلمان کہلانے والے بدمذہب کی صحبت سے پرہیز کرنا لازم ہے اور جو بدمذہب مسلمان کہلاتا ہوا اُس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے کافر کی صحبت کے ضرر سے بڑھ کر ہے۔

ارشادِ پنجم

مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۹۳/ میں صفحہ ۱۹۳/ پر حضرت امام ربانی مجددالف ثانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

''ہر قدر کہ اہل کفر را عزت باشد ذلتِ اسلام ہماں قدر ست ایں سررشتہ رانیک باید نگاہ داشت واکثر مردم این سررشتہ راگم کردہ اند وازشومیِ آں دین رابر بادداده قال الله سبحنه يٰٓاَيُّهَا النبی جاهد الكفار والمنٰفقين واغلظ عليهم جہاد با کفار وغلظت برایشاں از ضروریاتِ دین ست''۔

یعنی اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کی جس قدر عزت کی جائے گی اُسی قدر اسلام کی ذلت ہے۔اس سررشتے کو خوب محفوظ رکھنا چاہئے۔اکثر لوگوں نے اس سررشتے کو گم کردیا ہے۔اوراسی کو گم کردینے کی نحوست کے سبب دین کو برباد کردیا ہے۔اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد

اور ان پر سختی کیجئے (اصحابِ فوج وسطوت وسلاطینِ اسلام کو) کفار کے مقابل جہاد کرنا اور مسلمانوں کو اُن پر سختی کرنا ضروریاتِ دین سے ہے۔ کافروں بدمذہبوں پر سختی و درشتی کرنا مسلمان کے لئے ضروریاتِ دین سے بتارہے ہیں۔ اور جو مسلمان ایسا نہ کرے اُسے ضروریاتِ دین کا منکر اور اسلام کو ذلت دینے والا بتارہے ہیں۔ فالحمدللّٰہ علیٰ ذٰلك۔ اسی پر عمل کر کے خدا کی رضا حاصل کرنا چاہئے۔ کیونکہ حضرت خود فرماتے ہیں ''ایں سر رشتہ را نیک باید نگاہ داشت''۔

ارشادِ ششم

مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۹/ میں صفحہ ۳۳۹/ پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید مرتضیٰ خاں کو تحریر فرماتے ہیں:

''ہر کسے را در دل تمنائے امرے ست از امور و تمنائے ایں فقیر شدت نمودن ست بدشمنانِ خدا جل جلاو علا و دشمنانِ پیغمبر او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات و اہانت رسانیدن ست بایں بے دولتاں وخوار دانستن ایشاں را وآلہۂ باطلہ ایشاں را و یقین می دانند کہ ہیچ عملے نزدِ حق جل و علا ازیں عمل مرضی ترنیست''۔

یعنی ہر ایک شخص کے دل میں کسی نہ کسی بات کی آرزو ہے۔ اور میری (یعنی حضرت مجدد صاحب کی) دلی آرزو یہ ہے کہ اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں پر سختی وشدت کی جائے اور اُن بدنصیبوں کو ذلت پہنچائی جائے اور ان کو اور اُن کے جھوٹے معبودوں کو رسوا کیا جائے۔ اور آپ یقین جانیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس عمل سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں ہے۔ بگوشِ ہوش سنو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی دلی تمنا اور آرزو کیا ہے؟ دشمنانِ خدا و رسول پر بدمذہبوں بددینوں پر سختی اور اُن کی رسوائی واہانت۔ اور یہ تو خیر آپ کی تمنا تھی۔ لیکن آگے اپنے مریدوں متوسلوں منتسبوں کو فرماتے ہیں کہ یہ بات یقین کے ساتھ جان لو کہ اللہ کے دربار میں اس سے زیادہ محبوب وپسندیدہ کوئی کام ہی نہیں ہے۔ اوپر گذرا کہ فرماتے ہیں بدمذہبوں پر شدت وسختی اور اُن سے نفرت وبے زاری ضروریاتِ دین سے ہے۔ یعنی جو صحیح تعلیم

تصلب فی الدین کی ہے وہ اپنے مریدوں اور نسبت رکھنے والوں کو ہر موقعہ پر بتا رہے ہیں۔

مگر افسوس اور ہزار افسوس! کہ لوگ اپنے آپ کو مجددی کہیں اور دشمنانِ خدا اور سول سے یارانہ دوستانہ منائیں، بھائی چارہ رچائیں اور حضرت مجدد صاحب کے ارشادات واضحہ کو خیال میں نہ لائیں۔ اور اُن فرامین کو پسِ پشت ڈالیں۔ اور خدا تعالیٰ کو جو کام سب کاموں سے زیادہ محبوب و پیارا ہے اُسے چھوڑ کر اُس احکم الحاکمین جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کو ناراض کرنے والا کام کریں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہدایت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

ارشادِ ہفتم

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳/صفحہ ۱۶۶/ میں فرماتے ہیں:

"حق سبحانہٗ وتعالیٰ در کلام مجید خود اہل کفر را دشمن پیغمبرِ خود فرمودہ است پس اختلاط ومؤانست با ایں دشمنانِ خدا ورسول او از اعظم جنایات ست اقل ضرر در مصاحبت ومؤانست با ایں دشمناں آنست کہ قدرت اجرائے احکام شرعی ورفعِ رسوم کفری زبوں می گردد وحیائے مؤانست مانع آں می آید وایں ضرر بسیار عظیم ست۔ ودوستی والفت با دشمنانِ خدا وبا دشمنانِ پیغمبر او منجر بدشمنی خدائے عزوجل وبدشمنی پیغمبر او علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام می شود، شخصے گمان می کند کہ او از اہل اسلام ست وتصدیق وایمان باللہ ورسولہٖ دارد امانمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ اسلام او را پاک وصاف می برد"۔

یعنی اللہ نے اپنے کلام مجید میں کفر کرنے والوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا دشمن فرمایا ہے۔ تو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اُن دشمنوں کے ساتھ میل جول رکھنا اور گھال میل کرنا بدترین گناہوں میں سے ہے۔ ان بدمذہبوں کی صحبتوں میں بیٹھنے ،ان کے ساتھ گھال میل رکھنے کا کم سے کم ضرر نقصان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے حکموں کو جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو زائل کرنے کی قدرت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور میل جول دوستانے کی شرم اس سے مانع ہوتی ہے۔ اور یہ بہت بڑا ضرر نقصان ہے۔ خدا اور سول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ الفت ودوستی خود اللہ ورسول کی عداوت ودشمنی تک پہنچ جاتی ہے (یعنی

خدااور رسول کا یہ بھی مخالف ہوجاتا ہے)ایک شخص گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر سچائی کے ساتھ ایمان رکھتا ہے لیکن اُسے خبر نہیں کہ اس کے اس قسم کے بُرے کام یعنی بدمذہبوں سے دوستانے ،بے دینوں سے یارانے ،دشمنانِ دین سے برادرانے اس کے اسلام کو بالکل تباہ و برباد کردیتے ہیں۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اِن ارشادات گرامی کو خوب غور سے سُنتے اور سمجھتے جاؤاور خدا توفیق بخشے تو صدق دل کے ساتھ سمعنا واطعنا بھی کہتے جاؤ۔

ارشادِ دہم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات جلداول مکتوب ۲۶۶/صفحہ ۳۲۵/پر تحریر فرماتے ہیں:

> ’’محبت خدائے عزوجل ومحبت رسول اوعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیات بے دشمنیٔ دُشمنانِ اوصورت نہ بندد۔ع ’’تولا بے تبرا نیست ممکن‘‘ دریں جا صادق ست‘‘۔

یعنی خدااور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت اُنکے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔اسی جگہ یہ مصرع صادق ہے۔ع’’تولا بے نیست ممکن‘‘ یعنی کسی سے محبت ہوہی نہیں سکتی جب تک اس کے دشمنوں سے نفرت و بےزاری نہ رکھے۔

عزیز سُنی مسلمان بھائیو! حضرت مجدد صاحب کے دس ارشاد فیض بنیاد آپ کے سامنے موجود ہیں۔ان کو بار بار پڑھیے اور غور کیجیے کہ کس تصلب وپختگی کی تعلیم دے رہے ہیں۔اور کفرو کافری سے نفرت و بےزاری کی کیا کیا خوبیاں اور بھلائیاں بتارہے ہیں۔اور بدمذہب، بددین، کفارو مشرکین ومرتدین کے ساتھ محبت والفت، یارانہ، دوستانہ رکھنے کی کیسی کیسی خرابیاں، بُرائیاں اوراس کی وعیدیں بیان فرمارہے ہیں۔

کاش اس زمانے کے علماء ومشائخ پیرومرشد بھی اپنے متوسلین ومریدین و متعلمین و معتقدین کواسی تصلب وپختگی کی تعلیم دیتے تو مسلمان یہ دِن کیوں دیکھتے۔آج جو بھولے بالے مسلمان بدمذہبوں بددینوں کے پیچھے لگ کر گمراہ ہوتے اور اپنی عزیز دولت ایمان کو تباہ کرتے ہیں۔اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کو تصلب فی الدین کی تعلیم نہیں دی جاتی۔کیونکہ بعض مولویوں

نے بدمذہبوں سے تنخواہیں، وظیفے لے لے کر اپنی زبانیں بند کرلیں۔ بعض نے چندوں کی کمی دیکھ کر بدمذہبوں کی ہمنوائی کی اور کسی نے اپنی مشیخیت بنی رکھنے کے لئے سکوت وجمود اختیار کیا۔ اور کوئی ان کی چکنی چپڑی باتوں، ملمع سازیوں میں پھنس کر اُن کی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔ اور چند حق پسند وحق گو علمائے کرام اعلانِ حق وابطالِ باطل فرمانے والے رہ گئے جو کھلّم کھلاّ قرآن وحدیث کے موافق اور ائمۂ دین کے ارشادات کے مطابق اولیائے کاملین مثلاً حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم پیرانِ پیر دستگیر وحضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری وحضرت خواجہ بہاء الملۃ والدین نقشبندی وحضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وحضرت مجدد الف ثانی سرہندی وحضرت ابوحنیفۃ الہند شیخ محقق مولٰینا الشاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی اور اتباع میں اظہار حق فرمارہے ہیں۔ اور یہی ہیں وہ حضرات علمائے کرام کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم جوان تمام بزرگانِ دین کی نیابت صحیح معنوں میں کررہے ہیں اور ہم غربائے اہل سنت وجماعت کو حضور پُر نور امامِ اہل سنت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولٰینا مولوی حافظ قاری حاجی مفتی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مظہر بن کر بلاخوفِ لَوْمَةِ لَائِمٍ حق کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔ اور ہم سنیوں کی کشتی کو بدمذہبیوں بے دینیوں کے طوفان سے بچانے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور دَوْر وُہ پُرفتن کہ العیاذ باللہ تعالیٰ گلی گلی میں نئی نئی بدمذہبیاں، کوچے کوچے بلکہ قدم قدم پر نئی نئی بے دینیاں اور ہم غربائے اہل سنت دولت ایمان رکھنے والوں کا اللہ اور اُس کا پیارا عزت والا محبوب ہی حافظ ونگہبان جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

پھر غضب بالائے غضب یہ کہ عوام مسلمانوں کو صلحکلی واعظ کہیں تو آیات واحادیث پیش کرکے غلط ترجمے کریں گے۔ اور کہیں منسوخ آیتیں اور حدیثیں سنا کر اہل سنت کو گمراہ کرنے اور پیٹ فنڈ کو پُر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ارشادات

حضرت مولائے روم قدس سرہٗ

مثنوی شریف میں حضرت مولٰینا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

دشمن راہِ خدارا خوار دار   دُزد را ممبر منہ بردار دار

یعنی بدمذہب و بددین کو خوار و ذلیل جانو۔ دین کے چور کو منبر پر جگہ نہ دو بلکہ سولی پر جگہ دو۔

مگر اس دور کی بوقلمونی ہے کہ چوروں، لٹیروں کو رکھوالا بنایا جارہا ہے۔

اور دوسری جگہ حضرت مولٰینا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

دور شو از اختلاطِ یارِ بد   یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

یعنی بدمذہب دوست سے دور بھاگ اس کی صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے۔ اس لئے کہ ؎

مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند   یارِ بد بر دین و بر ایماں زند

یعنی زہریلا سانپ اگر ڈسے تو جان جائے گی۔ مگر ایمان سلامت رہے گا۔ جس کے سبب ہمیشہ کی سلامتی ہے۔ اور اگر بدمذہب دوست کا زہر چڑھ گیا تو دین وایمان برباد ہوجائے گا، دنیا و آخرت دونوں خراب۔ خسر الدنیا و الاٰخرۃ ذٰلك ھو الخسران المبین کا مصداق ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور حضرت مولٰینا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

رُوا اَشِدّاءُ علی الکفار باش   خاک بر دلداریٔ اغیار پاش

یعنی اے مسلمان تو اسی طریقہ پر گامزن رہ جو طریقہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بتایا ہے کہ وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور بدمذہب بددین لامذہب بے دین لوگ اگر تیری دلداری تجھ پر احسان بھی کریں تو اس دلداری واحسان پر خاک ڈال دے۔ اور فرماتے ہیں نفعنا اللہ تعالیٰ بسرّہ القدسی ؎

ہیں مکن روباہ باشی شیر باش　　　بر سرِ اعدائے دیں شمشیر باش

یعنی اے مسلمان! سُنتا ہے دین و مذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی بازی، مکاری مت کر بلکہ شیر بن جا اور دشمنانِ دین کے سروں پر تلوار بن جا۔ اور فرماتے ہیں۔ قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ المعنوی ؎

حُبُّ لِلّٰہ بُغضُ لِلّٰہ کن شعار　　　تا بیابی بر درِ دلدار بار

یعنی اے مسلمان! اللہ کے لئے اللہ کے دوستوں سے دوستی کو اور اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے دشمنی کو اپنا مخصوص نشان بنالے جس سے تیری شناخت ہو جب تو ایسا کرے گا اسی وقت تجھے اس محبوب رب العٰلمین اور اس کے محبوب رحمۃ للعٰلمین جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہِ قرب میں تجھے باریابی نصیب ہوگی۔

ضرباتِ برکاتیت

”اے سچے سنیو! عموماً اور اے برکاتی متوسلو! خصوصاً تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہو، جسے روزِ قیامت خدا اور سول روحانیت شریعت و سنت کو منہ دکھانا ہو، جسے حضرت صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ صاحب و حضرت غوث الزماں حضور اچھے میاں صاحب و حضرت دریائے رحمت مرشدی وجدی آلِ رسول احمدی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علاقہ و تعلق رکھتا ہو وہ رافضیوں، نیچریوں، وہابیوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں، ان مدعیان سنت گندم نما جوفروشوں، حق پوشوں باطل کوشوں کے سائے سے دور بھاگے۔ ان کی زہریلی صحبت کو آگ جانے“۔ (یعنی وہابیوں دیوبندیوں وغیرہ مرتدین کی صحبت کو آگ جانو)

(ماخوذ از: ندوہ کا ٹھیک فوٹو گراف)

حضور پُرنور، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، واقف اسرار شریعت وطریقت، عارف رموز معرفت وحقیقت، زینت آرائے مسندِ برکاتیہ غوثیہ مطہرہ،

حضرت مولٰینا حاجی حافظ قاری سید ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن صاحب قادری برکاتی آلِ احمدی

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

مسائل دینیہ میں اُسی کا ساتھ دینا چاہیئے جو حق پر ہو

یہ تعلیم خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ امر حق کی پاسداری اور اس کی اتباع میں دوسرے ذاتی میل محبت وغیرہ کے مراسم کو اگرچہ وہ کتنے ہی گہرے اور پرانے اور بہتیرے ہوں ہرگز حائل نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور مسائل دینیہ میں اُسی کا ساتھ دینا چاہیئے جو حق پر ہو۔ اگرچہ دنیاوی امور میں وہ خود ہمارا مخالف یا مخالف کا بدگو ہو۔ (نیز نمبر ۱۹ کی عبارت) یہ تعلیم اُن لوگوں کے لئے جو کسی سلسلہ طریقت سے کسی طرح انتساب رکھتے ہوں۔ خواہ وہ بحیثیتِ پیر اور پیرزادہ ہونے کے ہو یا مرید و متوسل ہونے کے خصوصیت سے قابل لحاظ ہے، کہ پیروں اور پیرزادوں کا فرضِ منصبی یہ ہے کہ شریعتِ غرائے محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی دونوں شاخوں ظاہری اور باطنی کی حمایت کریں اور اپنے آپ کو اور اپنے متوسلین کو صراطِ مستقیم سے ہٹنے نہ دینے میں کوشاں رہیں"...... ۔

(مفاوضاتِ طیبہ)

حضرت سراپا برکت ناصر سنیت کاسر لا مذہبیت طبیب امراض روحانی سید العلماء سند الحکماء

مولانا مولوی حافظ قاری حکیم سید شاہ آلِ مصطفیٰ قادری برکاتی قاسمی قدس سرہٗ العزیز

سنو! اگر کوئی کافر مشرک دیوبندی، وہابی نجدی، رافضی، تفضیلی، خارجی، نام کا اہل حدیث غیر مقلد، بنا ہوا اہل قرآن پیر نیچر علی گڑھی کا پیرو نیچری، مرتدِ اعظم مشرقی کا تبع خاکساری، بدسیرت کمیٹی کا دلدادہ صلحکلی، مشرکِ اکبر کا بھگت، رافضی خوجے کا مرید مظلم لیگی، غرض کوئی بدمذہب بددین دشمنِ خدا اور سول کسے باشد تو ہر ایسے کو ٹھکرا دے، اس کو سنگِ مذلت سے ٹکرا دے، اس کی چاپلوسیاں تجھ پر اثر نہ کریں، اس کی خوشامدیں تیرے دل میں گھر نہ کریں، تو ان سے دور ہو کر ان کو اپنے سے دور کر دے، ان کو اپنے سے نفور کر دے، اپنی آنکھیں ان کی طرف سے اندھی اور اپنے کان ان کی طرف سے بہرے کر لے۔

ورنہ یاد رکھ یہ دنیائے فانی آنی جانی ہے۔ نہ کوئی رہا ہے نہ رہیگا۔
موت سر پر کھڑی ہے۔ وہ امتحان کی بڑی کڑی گھڑی ہے۔
وہاں کوئی کام نہ آئے گا تیرے ساتھ کوئی نہ جائے گا۔
تو ہوگا اور تیرا ایمان، تیرے اعمال۔

روش خاتم المحققین

امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ اپنے والد ماجد خاتم المحققین امام المتکلمین حضرت علامہ مولینا مفتی محمد نقی علی خاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ العزیز کی حیات طیبہ کا اعظم واہم پہلو ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

"مگر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اُس ذات گرامی صفات کو خالق عزوجل نے حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوات والتحیۃ کی غلامی وخدمت اور حضور اقدس کے اعداء پر غلظت وشدت کے لئے بنایا تھا۔ بحمد اللہ اُن کے بازوئے ہمت وطنطنہ صولت نے اس شہر کو فتنۂ مخالفین سے یکسر پاک کردیا، کوئی اتنا نہ رہا کہ سر اُٹھائے یا آنکھ ملائے، یہاں تک کہ ۲۶ رشعبان ۱۲۹۳ھ کو مناظرۂ دینی کا عام اعلان مسمّٰی بنام تاریخی "اصلاح ذات البین" [۱۲۹۳ھ] طبع کرایا۔ اور سوا مہر سکوت ،یا عارِ فرار، وغوغائے جُہّال ،وعجزو اضطرار کے کچھ جواب نہ پایا "فتنۂ شش مثل" کا شعلہ کہ مدت سے سر بفلک کشیدہ تھا اور تمام اقطار ہند میں اہل علم اس کے اطفاء پر عرق ریز وگردیدہ، اس جناب کی ادنیٰ توجہ میں بحمد اللہ سارے ہندوستان سے ایسا فرار ہوا کہ جب سے کان ٹھنڈے ہیں، اہل فتنہ کا بازار سرد ہے خود اس کے نام سے جلتے ہیں، مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ خدمت روزِ ازل سے اس جناب کیلئے ودیعت تھی جس کی قدرے تفصیل رسالہ "تنبیہ الجهال بالهام الباسط المتعال" [۱۲۹۱ھ] میں مطبوع ہوئی۔ وذالک فضل اللہ یؤتیه من یشاء"۔

وصیت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ

"تم مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ان سے بچواور دور بھاگو۔دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے......جنہوں نے ان سب کواپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم رب العزت جل جلالہٗ کے نور ہیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم روشن ہوئے ان سے تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ روشن ہوئے، تابعین سے تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ روشن ہوئے، ان سے ائمۂ دین روشن ہوئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی محبت ان کی تعظیم اوران کے دوستوں کی خدمت اوران کی تکریم اوران کے دشمنوں سے سچی عداوت۔جس سے اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہوفوراً اُس سے جُدا ہوجاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت (علیٰ صاحبہا

وآلہ الصلاۃ والتحیۃ) میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اُسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کیلئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو حجۃ اللہ قائم ہو چکی ہے۔ اب میں قبر سے اُٹھ تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا۔ جس نے اسے سُنا اور مانا قیامت کے دن اُس کیلئے نور و نجات ہے۔ اور جس نے نہ مانا اُس کے لئے ظلمت و ہلاک"۔

کشفِ رازِ نجدیّت

از قلم عقیدت رقم

مدح گوئے سرورِ کونین، علمبردارِ عظمتِ حسنینِ کریمین، حاملِ لوائے سطوتِ غوث الثقلین، واصفِ خواجۂ خواجگاں، رشکِ آورِ سخن آوراں، شہزادۂ خاتم المحققین، برادرِ حقیقی مجددِ ملت و دین، منبعِ عشق و عقیدت، مخزنِ معرفت و حقیقت، صاحبِ کتاب مستطاب آئینۂ قیامت، جامعِ واقعاتِ شجاعت و شہادت، آبروئے مدح خوانِ اہلِ بیت، برقِ خاطف بر دشمنانِ اہلِ بیت، درِ احقاق و ابطال کا سرِ لعل و لیث، ہادمِ قصرِ یزیدیت و خارجیت و رافضیت، خاسرِ نجدیت و وہابیت دیوبندیت و صلح کلیت، شہسوارِ علم و فن، واقفِ اسرارِ شعر و سخن، قاطعِ کفر و فتن،

استاذِ زمن حضرت علامہ و مولینا **حسن رضا خاں** صاحب قبلہ قادری قدس سرہ المنن

نجدیا! سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
شرک کیا کفر کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک منہ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مِٹ گیا دین ملی خاک میں عزّت تیری

تیرے نزدیک ہُوا کذبِ الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

بلکہ کذّاب کیا تو نے تو اقرارِ وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علمِ شیطاں کا ہُوا علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزمِ میلاد کنھیّا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے! ارے مردود! یہ جرأت تیری

علمِ غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال اُن کا بُرا
اُف جہنم کے گدھے! اُف یہ خرافت تیری

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ہے کبھی بُوم کی حِلّت تو کبھی زاغ حلال
ہنس کی تو چال کیا آتی گئی اپنی بھی
کھُلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مَدَدے
تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے اِستِمدَاد
ہم جو اللہ کے پیاروں سے اِعانَت چاہیں
عَبدِ وَہّاب کا بیٹا ہُوا شیخ نجدی
اُسی مُشرک کی ہے تصنیف "کتابُ التَّوحید"
ترجمہ اُس کا ہُوا "تَقوِیَۃُ الاِیماں" نام
وَاقِفِ غَیب کا اِرشاد سُناؤں جس نے
زَلزَلے نجد میں پیدا ہوں فِتَن برپا ہوں
ہو اُسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
سر مُنڈے ہونگے تو پاجامے گھُٹنّے ہوں گے
اِدّعا ہو گا حدیثوں پہ عمل کرنے کا
اُنکے اَعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے
نکلیں گے دین سے ایسے جیسے نشانہ سے تیر

ماری جائیگی ترے منُھ پہ عبادت تیری
جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری
اِجتہادوں ہی ظاہر ہے حماقت تیری
یا علی سُن کے بگڑ جائے طبیعت تیری
اور طبیبوں سے مَدَد خُواہ ہو عِلّت تیری
شِرک کا چرک اُگلنے لگے مِلّت تیری
اُس کی تقلید سے ثابت ہے ضَلالت تیری
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مُہرِ صَدَاقت تیری
جس سے بے نُور ہوئی چشمِ بَصیرت تیری
کھول دی تجھ پہ بہت پہلے حقیقت تیری
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری
سر سے پا تک ہے یہی پُوری شَباہت تیری
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اِس سے تو شاد ہوئی ہو گی طبیعت تیری
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حِکایت تیری
آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگت تیری

اپنی حالت کو حدیثوں کے مطابق کرلے
آپ کھل جائیگی پھر تجھ پہ خباثت تیری

چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری

میرے پیارے میرے اپنے میرے سُنّی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری

تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سُن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری

گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصّہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری

گالیاں دیں انھیں شیطانِ لعیں کے پیرو
جنکے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری

جو تجھے پیار کریں، جو تجھے اپنا فرمائیں
جنکے دل کو کرے بے چین اذیّت تیری

جو ترے واسطے تکلیفیں اُٹھائیں کیا کیا
اپنے آرام سے پیاری جنھیں راحت تیری

جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں
کس لئے؟ اسلئے کٹ جائے مصیبت تیری

حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
اِس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری

اُنکے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی عزّت تیری

تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے؟
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری

اُنکے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری

اُنکے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی
اُن سے عشق اُنکے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلِ سُنّت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ
جب مَیں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

پیغام مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت

پیارے نبی کی بھولی بھیڑو! گرگ ہیں چاروں طرف تمہارے،
ان سے ہمیشہ بچتے رہنا، گھات میں ہیں ایماں کی تمہارے۔

پیارے مسلمان سنّی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔

اِس زمانۂ پُرفتن میں قسم قسم کے مذہب، طرح طرح کے فرقے برسات میں حشر الارض کی طرح نکل پڑے ہیں۔ان کفری جراثیم نے اپنی اعتقادی عفونت اور مذہبی نجاست سے مسلمانوں کے دل ودماغ کو پریشان کرر کھا ہے۔اور مذہبی آب وہوا کو مسموم کر دیا ہے۔بھولے بھالے سنّی بھائیوں کو اپنی ایمانی صحت کا برقرار رکھنا دشوار ہوگیا ہے۔مذہبی حفظان صحت کے محکمے کی طرف سے ان کفری جراثیم سے پرہیز واجتناب کرنے کے اعلان پر اعلان ہو رہے ہیں۔مگر ہمارے سیدھے سنّی بھائی عموماً خوابِ غفلت میں سو رہے ہیں۔ان حالات کو دیکھتے ہوئے دین ومذہب کا درد رکھنے والا ہر ایک سنّی بکمالِ نیازمندی اپنے اور سارے جہان کے مالک ومولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سرکارِ کرم میں رورو کر عرض کر رہا ہے ؎

کفر کا زور ہے اسلام دبا جاتا ہے المدد اے شہِ دیں کفر مٹانے والے

پھر یہ دشمنانِ دین اگر کھلّم کھلاّ جنگ کا الٹی میٹم دے کر اسلام وسنّیت کے مقابل صف آرا ہو جاتے تو ان کے حملوں سے اپنے دین وایمان کا تحفظ سنی مسلمان کے لئے دشوار نہ ہوتا۔لیکن ستم تو یہ ہے کہ آستین کا سانپ بن کر یعنی مسلمانوں کا لیڈر اور اسلامی پیشوائی کا دعویدار ہوتے ہوئے اسلامی ناموں کا نقاب اپنے کفری چہروں پر ڈال کر سنّی مسلمانوں کے دین ومذہب کو مٹانے کی یہ اعدائے اسلام کوششیں کر رہے ہیں ؎

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

وہابیہ غیر مقلدین، وہابیہ دیوبندیہ، وہابیہ نجدیہ ومرزائیہ قادیانیہ ومرزائیہ لاہوریہ وخاکسار پارٹی وکفار چکڑالویہ ومرتدین نیچریہ وملحدین گاندھویہ وروافض غالیہ یہ سب اسلام وسنّت کے کھلے ہوئے دشمن وبیخ کن اور اسلامی ناموں اور اسلامی لباسوں میں چھپے ہوئے دولت ایمان کے رہزن ہیں۔

آئینۂ نوری

شہزادۂ سرکار حضور اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت سیدی وسندی حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ اپنے فتاویٰ بنام ''فتاوی مصطفویہ'' میں فرماتے ہیں :

''**اب تو** واضح ہوا کہ محض کلمہ پڑھنا اور اہل قبلہ بننا اور قرآن وحدیث کا نام لینا ہرگز مسلمان ہونے کے لیے کافی نہیں اب دیکھنا ہے کہ یہ آنکھوں کے کورے ان آیات واحادیث کو دیکھ کر کیا کہتے ہیں۔ کیا عجب کہ اپنے زعم باطل وخیال فاسد وعاطل سے رجوع لائیں اور اللہ توفیق دے تو ہدایت پائیں۔ مگر وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر فرمادی اور کانوں آنکھوں پر پردے ڈال دیئے کہ حق نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں نہ قبول کر سکتے۔ **خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ** ط اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب، بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں۔

یہ بے تہذیب وبے ادب مدعیان تہذیب وادب، علماء پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کا منھ آتے ہیں کہ یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں مخلوق خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ بہت سختیاں برتتے ہیں، نہایت شدتیں کرتے ہیں، ان کے اعتراض علماء ہی تک نہیں رہتے بلکہ اللہ ورسول تک جاتے ہیں۔ علماء ہی ان گندی گھنونی گالیوں سے ایذا نہیں پاتے بلکہ یہ کہہ کر اللہ ورسول تک ایذا پہونچاتے ہیں۔ علماء کیا فرماتے ہیں جنھیں یہ گالیاں بتاتے ہیں بے تہذیبی ٹھہراتے ہیں، علماء تو وہی کہتے ہیں جو قرآن وحدیث انھیں سکھاتے ہیں۔

وہ اگر کافر کہتے ہیں تو............. اللہ ورسول نے کافر فرمایا :

فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ط (پ ۱ ر ع ۱۲ ر) تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

وہ فاسق کہتے ہیں تو قرآن نے فاسق فرمایا :

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ط (پ ۱۰ ر ع ۱۶ ر) اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

وہ اگر ضال کہتے ہیں تو خدا نے فرمایا:

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ (پ۱/ع۱) نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

وہ اگر منافق کہتے ہیں تو ان کے رب نے فرمایا:

اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡکَرِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ۔
(پ۱۰/ع۱۵)

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے روکیں۔

وہ اگر فاجر کہتے ہیں تو اللہ نے فرمایا:

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکَفَرَۃُ الۡفَجَرَۃُ ؕ (پ۳۰/ع۵) یہ وہی ہیں کافر بدکار۔

وہ اگر ملعون کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا:

وَلَعَنَہُمُ اللّٰہُ (پ۱۰/ع۵) اور اللہ کی ان پر لعنت ہے۔

وہ اگر جھوٹا کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا:

لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ (پ۳/ع۱۴) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

وہ اگر ظالم کہتے ہیں تو قرآن میں آیا:

اَلَا لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ (پ۱۲/ع۲) ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔

وہ اگر خائن کہتے ہیں تو قرآن میں ہے:

وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ کَیۡدَ الۡخَآئِنِیۡنَ ط (پ۱۲/ع۱۳) اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

وہ اگر خائب وخاسر کہتے ہیں تو یہ بھی قرآن میں ہے:

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ط (پ۱/ع۳) وہی نقصان میں ہیں۔

وہ انھیں ناری جہنمی بتاتے ہیں تو قرآن میں ہے:

اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ط (پ۱/ع۴) وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا۔

وہ اگر فریبی کہتے ہیں تو ہم یہ بھی قرآن سے دکھا چکے ہیں، وہ اگر مرتد کہتے ہیں تو ہم اس کا پتہ بھی قرآن سے بتا چکے۔ غرض وہ کیا ہے جو علماء اپنی طرف سے کہتے ہیں، وہ حکم شریعت بیان کرتے

ہیں اس پر تو یہ شرار لئام جاہلان بدلگام یہ منہ زوریاں کرتے اور علماء پر بے تہذیبی بے ادبی اور تعصب و جہالت ضد و نفسانیت غرور تکبر کا الزام لگاتے ہیں۔ انھیں شریر النفس مفسد مسلمانوں میں تفریق کرنے والا، بھائیوں میں پھوٹ ڈالنے والا بتاتے ہیں ان احکام شریعت کو گالیاں ٹھہراتے ہیں۔ اگر علماء وہ سب کچھ بھی اعلان کے ساتھ فرماتے جو کفار و منافقین کے لئے قرآن عظیم نے فرمایا اور جیسا کچھ انھیں بتایا تو معلوم نہیں یہ شریر النفس، متعصب، پیکر غرور، مجسمۂ ضد و نفسانیت جہال بے خرد کیسا کچھ جامہ سے نکلتے آپے سے باہر آتے:

قرآن نے انہیں سفیہ احمق بے وقوف بد عقل فرمایا:

اَلَآ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ط (پ ۱/ ع ۲/) سُنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔

وہ اگر اُنہیں مفسد کہتے ہیں تو اس قرآن نے اُنھیں مفسد فرمایا:

اَلَآ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰـكِنۡ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ط (پ ۱/ ع ۲/) سُنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر اُنہیں شعور نہیں۔

قرآن نے اُنھیں جاہل بتایا:

وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجَاهِلِيۡنَ ط (پ ۹/ ع ۱۴/) اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

سَلَامٌ عَلَيۡكُمۡ لَا نَبۡتَغِى الۡجَاهِلِيۡنَ ط (پ ۲۰/ ع ۹/) بس تم پر سلام۔ ہم جاہلوں کے غرضی نہیں

قرآن نے اُنھیں گدھا بتایا:

كَمَثَلِ الۡحِمَارِ يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا (پ ۲۸/ ع ۱۱/) گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اُٹھائے۔

كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ط (پ ۲۹/ ع ۱۶/) گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے بھاگے ہوں۔

قرآن نے اُنھیں کُتا کہا:

كَمَثَلِ الۡكَلۡبِ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُكۡهُ يَلۡهَثۡ ط (پ ۹/ ع ۱۲/) کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔

بلکہ کتے سوئر سے زیادہ بھی بدتر فرمایا:

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط (پ۹/ ع۱۲/) وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ۔

اُولٰٓئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ (پ۳۰/ ع۲۳/) وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ کلام اپنے منتہی کو پہونچا اور ظاہر و باہر ہوا کہ یہ علماء کو بے تہذیب و بے ادب بتانے والے خود سخت بے تہذیب اور نہایت بے ادب ہیں۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

علمائے کرام تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰه پر عامل ہیں اور اخلاق الٰہیہ سے شدت علی الکفار ہے اس لئے وہ اپنے محبوب رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ سائر الانبیاء والمرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین کو اس کا حکم فرماتا ہے کہ ارشاد کرتا ہے:

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ط (پ۲۸/ ع۲۰/) اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں سے اور ان پر سختی کرو درشتی برتو۔ اور اسی شدت علی الکفار کی بنا پر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب جانثار خادموں مسلمانوں کو سراہتا ہے کہ فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ط (پ۲۶/ ع۱۲/) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی کفار پر سخت اور آپس میں ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔

اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو حکم فرمایا:

لاتؤاکلوھم ولاتشاربوھم ولاتجالسوھم ولاتناکحوھم واذامرضوا فلا تعودوھم واذاماتوا فلا تشھدوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم☆

نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو نہ ان کے ساتھ بیٹھو اٹھو نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔ وہ جب مریض ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو، مرجائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ۔ نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، ان سے بچو انھیں دور کرو کہ وہ کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

بلکہ اسی لئے خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ط (پ ۷/ ع ۱۴/)

اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر کافروں کے پاس نہ بیٹھو۔

وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ط (پ ۱۲/ ع ۱۰/)

کافروں کی طرف ادنیٰ میل بھی نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

اسی شدت علی الکفار کی بنا پر فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ اَوْ اَبْنَآءَ هُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ط (پ ۲۸/ ع ۳/)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے کہ محبت کرتے ہوں اس سے جس نے اللہ ورسول سے لڑائی کی اگرچہ ان کے باپ دادا یا بیٹے پوتے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہوں۔

اگر اس قسم کی آیات واحادیث لکھوں تو دفتر درکار ہے اور مدنظر اختصار ہے اور ہے یہ کہ۔ ع

"درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست"

اور معاند کے لئے اوراق سمٰوات وارض کے شواہد ناکافی۔ غرض اتنا تو بفضلہٖ تعالیٰ ہر ادنیٰ عقل والے پر روشن ہو گیا کہ علمائے کرام متخلق باخلاق اللہ المنان ہیں۔ ہر طرح اس کے اور اس کے رسول کے تابع فرمان ہیں۔ اور یہ ان کے دشمن اعدائے دین ومذہب ومتبع خطوات الشیطان ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(فتاویٰ مصطفویہ از صفحہ ۶۱۳ تا صفحہ ۶۱۸)

ضرب مشاہد ملت برگردن صلح کلیت

سنی عالم کہلانے والا، تیس کروڑ کی آبادی پر غرور و گھمنڈ کرنے والا مرتدین زمانہ کے ساتھ اتحاد باطل کی دعوت دینے والا یہ بتائے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفہ برحق، صدیق اکبر، راز دار شریعت، معلم سیاست ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد فرمایا جو کلمہ طیبہ لا الٰہ الّا اللّٰہ کے پڑھنے والے تھے، نماز پڑھنے والے تھے، ضروریات دین کو مانتے تھے اور زکوٰۃ کا مطلقاً انکار نہ کرتے تھے، بلکہ تاویل کے ساتھ زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے ان پر شدت و غلظت کی حتیٰ کہ تلوار میان سے کھینچ لی اور ایسے نازک حالات میں جب مسلمان کے لشکر بیرونی ممالک میں کفار سے مصروفِ جنگ تھے۔ خارجہ پالیسی پر نظر کرتے ہوئے داخلہ پالیسی میں سیاسی مصلحت پر نرمی، مہربانی اور اتحاد نہ فرمایا۔ اور یہ ثابت کر دکھایا کہ اسلام کی حقانیت یہی ہے کہ کم زیادہ کی مقدار پر نظر نہ کرتے ہوئے مرتدین سے اتحاد نہیں کیا جا سکتا ہے۔

(ماخوذ از سیف الفقیہہ الباسل علی رقبۃ الاتحاد الباطل)

درجات

شدت علیٰ اعداء الدین

البتہ شدت علی اعداء الدین کے بھی تین درجے ہیں۔

اول: شدت بالید والسنان یعنی ہاتھ اور تلوار سے کام لے۔ کہ بدمذہبوں بے دینوں کو بدمذہبی و بے دینی سے زنادقہ و مرتدین کو زندقہ وارتداد سے باز رکھنے کی کوشش کرنا یہ تو صرف اصحاب فوج وسطوت سلاطین اسلام پر فرض ہے۔

دوم: شدت بالقلم واللسان ۔یعنی قلم وزبان سے تحریراً وتقریراً بدمذہبوں، بے دینوں، لامذہبوں، بددینوں، زندیقوں، مرتدوں کی بدمذہبیاں بے دینیاں اُن کے عقائد فاسدہ ومعتقدات کفریہ اُن کے عیوب اور نقائص اُن کی بُرائیاں، اُن کی خرابیاں کُھلَّم کُھلاَّ جلسوں، محفلوں، مناظروں، کتابوں، رسالوں میں بیان کر کے سُنی مسلمانوں کے اسلام وسنیت کو محفوظ رکھنے کے لئے اُن خبثاء سے نفرت دلانے ،اُن سے دور رکھنے کی کوشش کرنا یہ حضرات علمائے شریعت ومشائخ طریقت پر فرض ہے اور اپنے اور اپنے احباب و متعلقین کے دین ومذہب کے تحفظ کے لئے بدمذہبوں بے دینوں گمراہوں مرتدوں سے دور ونفور رہنا، ان کے ساتھ کھانے پینے سلام وکلام کرنے اٹھنے بیٹھنے، ان کے جلسوں میں جانے ،ان کی تقریریں سننے، ان کی تحریریں دیکھنے سے قطعاً پرہیز رکھنا اور اپنے اپنے احباب و متعلقین کو اُن خبثاء ومرتدین کی خباثتوں ،بے دینیوں پر مطلع کر کے اُن سے بری و بیزار کرتے رہنا، یہ تمام مسلمانانِ اہل سنت پر فرض ہے۔ اور جس کسی کو جب کبھی جہاں کہیں شدت علیٰ اعداء الدین کے ان درجات پر عمل کرنے کی قدرت واستطاعت معاذ اللہ نہ رہے۔

سوم: تو تیسرا درجہ شدت بالقلب والجنان یعنی اُن خبثاء ومرتدین سے قلبی نفرت دلی بیزاری

رکھنا یہ تو ہر سنی مسلمان پر فرض یقینی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

عن عبدالله بن عمرانه قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ الدَّجَّالُ وَبَیْنَ یَدَیِ الدَّجَّالِ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَکْثَرُ قُلْنَا مَا اٰیَاتُھُمْ قَالَ اَنْ یَاتُوْکُمْ بِسُنَّۃٍ لَمْ تَکُوْنُوْا عَلَیْھَا لِیُغَیِّرُوْا بِھَا سُنَّتَکُمْ وَدِیْنَکُمْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمْ فَاجْتَنِبُوْھُمْ وَعَادُوْھُمْ ☆

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے یقیناً سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے تھے۔ ضرور ضرور قیامت کے قریب دجال ہوگا اور دجال سے پہلے تیس یا تیس سے زیادہ اور جھوٹے (دجال) ہونگے۔ ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان کی پہچان، نشانیاں کیا ہیں؟۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس وہ حدیثیں لائیں گے جن کے تم لوگ ماموروعامل نہ ہوگے تا کہ ان گڑھی ہوئی حدیثوں کے ذریعہ سے تمہارے دین ومذہب کو بدل دیں، خرابی کردیں۔ تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھنا تو اُن سے دور رہنا اور اُن سے دشمنی وعداوت رکھنا۔

رواہ الطبرانی۔

اور اوپر جو حدیث شریف گزری کہ فرماتے ہیں کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار۔ یعنی بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کُتّے ہیں۔ مسلمان کو اُن بدمذہبوں جہنمی کتوں سے کم از کم اتنا دور رہنا چاہئے جتنا دنیا کے زہریلے دیوانے کُتے سے دور رہتا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اھل البدع شر الخلق و الخلیقۃ یعنی بدمذہب لوگ سارے انسانوں سے بدتر ہیں اور سب جانوروں سے کمینے ہیں۔

عزیز برادرانِ اہل سنت! اِن مقدس فرامین پر عمل کرو یہی خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا حکم اور شریعت مطہرہ کی تعلیم ہے اور انہیں ارشادات کی روشنی میں گامزن رہو اور تمام بدمذہبوں، بددینوں، مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، خارجیوں، نیچریوں، چکڑالویوں،

مرزائیوں ، قادیانیوں، بابیوں، بہائیوں، آغا خانیوں، خاکساریوں، احراریوں، کانگریسیوں، مسلم لیگیوں، سیاسی لیڈروں سب سے دُور نفور رہو۔ اور حتیٰ الوسع اُن سے اپنی بیزاری کا اظہار کرو۔ اسی میں تمہاری کامیابی وصلاحِ دنیا وفلاح ونجاتِ آخرت ہے اور اسی میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رضامندی حاصل ہوگی۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ آپ سب کو اور اس حقیر فقیر کو ان فرامین وارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور مذہبی تصلب وپختگی عطا فرمائے۔

آمین، ثم آمین بجاه النبی الامین علیه وعلیٰ آلہٖ افضل الصلاة وادوم التسلیم .واللہ تعالیٰ ورسولہٗ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین وبارک وسلم وجل وعظم ومجدو کرم وعلیٰ امامنا الامام الاعظم غوثنا الغوث الاعظم وعلیٰ معیننا سلطان الهندمعین الملة والدین وشیخنا المجددالاعظم و علیٰ مرشد مرشد ناسلطان المناظرین مظهراعلیٰ حضرت وعلیٰ مرشدنا الکامل مشاهد الملة والدین وعلیٰ سائراهل سنتہٖ و جماعتہٖ القائمین علی الدین الاقوم والسالکین علیٰ الصراط الاسلم اٰمین یاارحم الراحمین ویااکرم الاکرمین☆

MAKTABA -E-HASHMATIA
Aljamiatul Hashmatia Mushahid Nagar Mahim
Mob:.9368173692,9760468846